SUN. 06.Sept.2026
VOLUME: 22 NO: 209
PRICE: 3=00
Mob:8055362952
Pages:4

waraquetaza.com
waraquetaza.com/E-paper

ناندیڑ

Established: May 1994 قائم شدہ: مئی

روزنامہ

ورقِ تازہ

THE WARAQU-E-TAZA URDU DAILY NANDED

Email:waraquetazadaily@yahoo.co.in- waraquetazadaily@rediffmail.com

HON'RY EDITOR :Mohd.Taqui (M.A.B.Ed) اعزازی مدیر: محمد تقی (ایم۔اے۔بی۔ایڈ)

بروز اتوار 06 ستمبر 2026
جلد: 21 شمارہ نمبر 209
22 ربیع الاول 1448ھ
قیمت 3=00 روپے
صفحات: 4

RNI No. MAHURD/2006/16935

(پربھنی اور ناندیڑ سے علاحدہ ایڈیشن کی اشاعت)

Alhaj Md. Javeed 8888 96 1111
Md. Younus 8888 95 1111
Md. Tajammul 8888 94 1111
Md. Awes 8888 93 1111
MUSKAN JEWELLERS
مُسکان جیولرس
سونے کے زیورات کا وسیع اور عمدہ شوروم
صرافہ بازار، چوک، ناندیڑ۔

الحاج قاضی نوید محی الدین صدیقی
M.: 9960532993
7249532993
کنگن جویلرس
KANGAN JEWELLERS
اسحاق ٹاور، صرافہ بازار، چوک، ناندیڑ۔
ہمارے پاس ترکش، کویتی، عربی سونے کے زیورات تیار اور آرڈر کے مطابق بنا کر دیے جاتے ہیں۔

Alhaj Md. Javeed 8888 96 1111
Md. Younus 8888 95 1111
Md. Tajammul 8888 94 1111
Md. Awes 8888 93 1111
MUSKAN JEWELLERS
مُسکان جیولرس
سونے کے زیورات کا وسیع اور عمدہ شوروم
صرافہ بازار، چوک، ناندیڑ۔

سہارنپور کلکٹریٹ احاطے میں واقع مسجد کی گئی منہدم

ضلعی عدالت کے حکم پر ہوئی کارروائی، معاملے کی حساسیت کے پیش نظر علاقے میں سیکورٹی بڑھادی گئی

سہارنپور: ۵ رستمبر (ایجنسی): اتر پردیش کے سہارنپور کلکٹریٹ احاطے میں واقع مسجد کو انتظامیہ نے بلڈوزر سے منہدم کر دیا ہے۔ مسلم فریق کی اپیل مسترد ہونے کے بعد جمعہ کے روز کارروائی کی تیاریاں شروع ہو گئی تھیں۔ کارروائی کے دوران موقع پر ایس ڈی ایم، سٹی مجسٹریٹ اور بڑی تعداد میں پولیس اہلکار موجود تھے۔ کلکٹریٹ احاطے میں موجود مسجد کو ہٹانے کی کارروائی ضلعی عدالت کے حکم پر کی گئی۔ احتیاطی تدابیر کے طور پر کلکٹریٹ کے گیٹ بھی بند کر دیے گئے تھے، تاکہ باہر سے کوئی بھی اندر داخل نہ ہو سکے۔ معاملے کی حساسیت کے پیش نظر علاقے میں سیکورٹی بڑھا دی گئی اور بڑی تعداد میں سیکورٹی اہلکار تعینات کیے گئے۔ آس پاس کے علاقوں میں بھی نگرانی سخت کر دی گئی ہے۔ دراصل یہ پورا معاملہ اس وقت سرخیوں میں آیا تھا، جب بجرنگ دل کے لیڈر وکاس تیاگی نے شکایت کی کہ انتہائی حساس اور خفیہ نوعیت کے کاموں والے مقام ضلع مجسٹریٹ کے دفتر کے احاطے میں اس مسجد کی تعمیر غیر قانونی طور پر کی گئی ہے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ اس احاطے کا استعمال صرف مذہبی سرگرمیوں کے لیے ہی نہیں، بلکہ تجارتی فائدے کے لیے بھی کیا جا رہا تھا۔ اس مسجد میں ایک ڈاک خانہ بھی تھا، اور باہری لوگوں کو کرائے پر کمرے دیے جا رہے تھے اور ان کا کرایہ مسجد کمیٹی وصول کر رہی تھی۔ باہری لوگوں کی دن رات بلا روک ٹوک آمد و رفت سے ضلع مجسٹریٹ کے دفتر کی سیکورٹی اور رازداری کو بھی سنگین خطرہ لاحق ہو گیا تھا۔ معاملے کی سنگینی کو دیکھتے ہوئے انتظامیہ نے 24 مارچ 2025 کو میونسپل مجسٹریٹ کی عدالت میں پی پی ایکٹ کے تحت مقدمہ دائر کیا تھا۔ میونسپل مجسٹریٹ کلدیپ سنگھ نے 16 جولائی 2026 کو اپنے حکم میں مسجد کو غیر قانونی قرار دیتے ہوئے بے دخلی اور تقریباً ساڑھے 6 کروڑ روپے کی بھاری بھرکم تلافی کی رقم عائد کرنے کے ساتھ مسجد کو منہدم کرنے کا حکم جاری کیا تھا۔ اس کے بعد مسلم فریق نے 22 جولائی 2026 کو ضلعی عدالت میں اس فیصلے کو چیلنج کیا تھا۔ ضلعی عدالت میں ہونے والی سماعت کے دوران فریقین کی جانب سے پیش کیے گئے دلائل اور شواہد کا تفصیلی جائزہ لیا گیا۔ عدالت نے پایا کہ زیر بحث جائیداد پر 'پلیسز آف ورشپ ایکٹ 1991' کا کوئی اطلاق نہیں ہوتا اور نہ ہی یہ قانون کسی بھی صورت میں اس غیر قانونی جائیداد پر نافذ ہوتا ہے۔ اس کے بعد عدالت نے مسجد کو ہٹانے کا حکم دیا۔ اس فیصلے کے بعد جمعہ سے ہی مسجد کے آس پاس بڑی تعداد میں پولیس فورس تعینات کر دی گئی تھیں اور آج صبح بلڈوزر لا کر مسجد کو منہدم کر دیا گیا۔ موقع پر اب بھی بڑی تعداد میں پولیس اہلکار تعینات ہیں۔ فی الحال شہر میں حالات پر امن ہیں اور انتظامیہ نے چپے چپے پر پولیس فورس تعینات کر رکھی ہے۔

اسد اویسی برہم، 1911 کے ریکارڈ کا حوالہ

حیدرآباد: آل انڈیا مجلس اتحاد المسلمین کے سربراہ اسد الدین اویسی نے ہفتہ کو سہارنپور کلکٹریٹ میں مسجد کے انہدام کی مذمت کرتے ہوئے کہا کہ 1911 تک کے تاریخی ریکارڈ مسجد کے وجود کو ثابت کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا، "آپ کو صرف خارش ہونے کی وجہ سے ہماری مسجد پر بلڈوزر چلانے کی اجازت نہیں دی جا سکتی۔" ایکس پر ایک پوسٹ میں اویسی نے صبح تقریباً 5 بجے مسجد گرائے جانے کے بعد مسلمانوں کو آئین میں دی گئی مذہبی آزادی کے تحفظ پر سوال اٹھایا۔ اویسی نے کہا، "سہارنپور کلکٹریٹ میں موجود مسجد کو آج صبح 5 بجے منہدم کر دیا گیا۔ کیا مذہبی آزادی کی آئینی ضمانت اب مسلمانوں پر لاگو نہیں ہوتی؟ ایسا کیوں ہے کہ معمولی اور کمزور بنیادوں پر ہماری عبادت گاہوں پر بار بار بلڈوزر چلائے جاتے ہیں؟" انہوں نے دعویٰ کیا کہ مسجد کمیٹی نے مسجد کے وجود کو ثابت کرنے کے لیے 1911 تک کے ریکارڈ پیش کیے تھے اور یہاں ایک صدی سے زیادہ عرصے سے مسلسل نماز ادا کی جا رہی تھی۔ اویسی نے کہا، "مسجد کمیٹی نے اس کے وجود کو ثابت کرنے کے لیے 1911 تک کے ریکارڈ پیش کیے۔ یہاں ایک صدی سے زیادہ عرصے سے مسلسل نماز ادا کی جاتی رہی ہے۔ یہی 'وقف بہ یوزر' کی بنیادی تعریف ہے، جسے قانون کے تحت اب بھی وقف کے طور پر تحفظ حاصل ہے۔" اویسی نے جائیداد پر حکومت کے دعوے پر بھی سوال اٹھایا اور غیر منقولہ جائیداد کی حد بندی اور قبضے سے متعلق قانونی دفعات کا حوالہ دیا۔ انہوں نے کہا، "لمیٹیشن ایکٹ عام طور پر حکومت کو یہ لامحدود مدت نہیں دیتا کہ وہ کسی صبح اچانک بیدار ہو اور غیر منقولہ جائیداد پر اپنا قبضہ جتانے کا دعویٰ کر دے۔" انہوں نے مزید کہا کہ جائیداد پر طویل عرصے سے قائم قبضے کو اس کی قانونی حیثیت طے کرتے وقت مد نظر رکھا جانا چاہیے۔ اویسی نے کہا، "کیا یہاں ایک صدی سے زیادہ عرصے تک کھلا، مسلسل اور عوامی قبضہ نہیں رہا؟ ریاست یہ دعویٰ نہیں کر سکتی کہ یہ قبضہ کل سے شروع ہوا تھا۔ لہٰذا اگر ہم ریاست کے دلائل کو تسلیم بھی کر لیں تو 'ایڈورس پوزیشن' کا اصول لاگو ہوگا۔"

مودی سرکار پھر گھٹنوں پر آئی

دہلی پولیس شرمسار، سوتنتر کو گرفتار کرنا پڑا

پارلیمنٹ اسٹریٹ پولیس اسٹیشن کے باہر مظاہرین کے جم غفیر کو دیکھا جا سکتا ہے۔

دہلی: ۵ رستمبر (ایجنسی): [illegible]

[illegible] اسٹیشن کے باہر مظاہرین کی بھیڑ امڈی اس نے جنتر منتر کے احتجاج کی یاد تازہ کر دی اور مودی سرکار سہم گئی۔ وزارت داخلہ کی ہدایت پر دہلی پولیس نے نہ صرف ایف آئی آر میں دفعات سخت کیں بلکہ چند ہی گھنٹوں میں سوتنتر بھاردواج کو گرفتار بھی کر لیا۔ ۲ روز قبل اپ لوڈ کیے گئے ایک انٹرویو میں سوتنتر بھاردواج نے دعویٰ کیا تھا کہ جنتر منتر پر احتجاج کے دوران ہیتیشو نامی طالبہ کے والد ۴۸ سالہ سنجے آزاد پر حملہ اور انہیں شدید زخمی کرنے کے باوجود وہ جیل اس لئے نہیں گیا کیوں کہ اسے کپل مشرا، چراغ پاسوان اور یہاں تک کہ وزیر اعظم نریندر مودی کی پشت پناہی حاصل ہے۔ اس نے خود کہا کہ سنجے کے سر پر [illegible] آئے تھے اور اس پر "اٹیمپٹ ٹو مرڈر" کا کیس بننا چاہیے تھا مگر وہ جیل نہیں گیا۔ بھاردواج نے کہا کہ اس نے سنجے کی "کھوپڑی پھاڑ دی" تھی۔ اب ہیتیشو کو بھی نشانہ بنایا جائے گا اور "اب بچی کو بھی مارا جائے گا"۔ سوتنتر بھاردواج کے اس دعوے سے ملک میں قانون کی حکمرانی پر [illegible] تھا، ورنہ ہجوم اسے مار دیتا۔ اہم بات یہ ہے کہ اے این آئی جیسی خبر رساں ایجنسیوں اور کئی میڈیا چینلوں نے اس کے ساتھ کسی ہیرو جیسا برتاؤ کیا اور اسے اپنی صفائی پیش کرنے کا موقع دیا۔ ہیتیشو جن کے ۴۸ سالہ والد سنجے آزاد پر حملہ ہوا تھا، کا الزام ہے کہ انہیں سوشل میڈیا پر سوتنتر بھاردواج کے حامیوں کی جانب سے مسلسل گالیاں اور آبروریزی کی دھمکیاں دی جا رہی ہیں۔ ہیتیشو نے کہا کہ "کئی دنوں سے اس کے حامی مجھے گالیاں دے رہے ہیں اور عصمت دری کی دھمکیاں بھیج رہے ہیں۔ میں نے ان کے خلاف بھی ایف آئی آر درج کرائی ہے۔ میں کئی ہفتوں تک اسکول نہیں جا سکی اور مجھے لگا کہ ہر کوئی مجھے شک کی نظر سے دیکھ رہا ہے۔ مجھے امید ہے کہ اب پولیس کارروائی کرے گی اور یہ یقینی بنائے گی کہ مجھے مزید تکلیف نہ اٹھانی پڑے۔" کاکروچ جنتا پارٹی نے اس سے قبل بھی نشاندہی کی تھی کہ دہلی پولیس نے سنجے آزاد پر حملے کے دن بھاردواج کے خلاف اقدام قتل یا سنگین چوٹ [illegible] تھا کہ اس کا کوئی بال بھی بیکا نہیں کر سکتا۔ شرمناک بات یہ ہے کہ احتجاج سے قبل بھی دہلی پولیس نے بھی ملزم کا دفاع کیا کہ سنجے آزاد پر اس نے حملہ نہیں کیا تھا بلکہ ہاتھ کے کڑے سے چوٹ لگی تھی اور خون نکل آیا تھا۔ دہلی پولیس پر کاکروچ جنتا پارٹی کی کارکن ہیتیشو آزاد نے بھی کارروائی نہ کرنے کا الزام لگایا ہے۔ بھاردواج کے اپنے دعوے کے باوجود دہلی پولیس نے جمعرات کو بھی اس کو بچانے کی کوشش کی اور ایکس پوسٹ کیا کہ "آر ایم ایل اسپتال کے ڈاکٹروں نے زخموں کو معمولی نوعیت کا قرار دیا۔ وہ کسی ہتھیار سے نہیں بلکہ کڑے سے لگی تھیں۔ کھوپڑی میں گہرے زخم کی باتیں حقائق کے منافی ہیں۔" بدھ کو سوتنتر بھاردواج کا ویڈیو منظر عام پر آنے کے بعد ہیتیشو نے اپوزیشن لیڈر راہل گاندھی سے مدد کی اپیل کی تھی۔ ان کی یہ اپیل کام آئی اور راہل گاندھی نے ٹویٹ کر کے ان کو ہمت دلائی تھی کہ "پریشان نہ ہو، میں آپ کے ساتھ ہوں۔"

حکومت کے فیصلے ہی حتمی ہیں تو عدالتوں کو تالہ لگا دیں: اقرا حسن

شاملی: ۵ رستمبر (ایجنسی): سماجوادی پارٹی کی لوک سبھا رکن پارلیمان اقرا حسن نے ہفتے کے روز سہارنپور ضلع مجسٹریٹ کے دفتر کے احاطے میں واقع مسجد کی مسماری کی شدید مذمت کرتے ہوئے کہا کہ اگر تمام فیصلے صرف حکومت کی مرضی سے ہی ہونے ہیں تو پھر قانون اور عدالتی نظام کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ عدالت کی جانب سے انتظامیہ کے حکم کو برقرار رکھنے کے بعد مسجد کی مسماری پر ردعمل ظاہر کرتے ہوئے اقرا حسن نے الزام عائد کیا کہ کارروائی کی مخالفت کرنے والے لوگوں کو ہائی کورٹ سے رجوع کرنے کے لیے مناسب وقت نہیں دیا گیا اور کئی اہم شخصیات کو گھروں میں نظر بند کر دیا گیا۔ اقرا حسن نے خبر رساں ایجنسی اے این آئی سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ سول عدالت یعنی نچلی عدالت کا حکم آنے کے بعد پوری مسجد کو سیل کر دیا گیا اور چاروں طرف رکاوٹیں کھڑی کر دی گئیں۔ ان کے مطابق جب لوگ چاہتے تھے کہ حکام سے بات کر کے کچھ وقت حاصل کیا جائے تاکہ ہائی کورٹ سے رجوع کیا جا سکے تو انہیں یہ وقت نہیں دیا گیا اور انہیں یہاں گھروں میں نظر بند کر دیا گیا۔ انہوں نے الزام عائد کیا کہ مسماری سے قبل سہارنپور ضلع کی کئی اہم اور ذمہ دار شخصیات کو بھی گھروں میں نظر بند رکھا گیا اور صبح سویرے مسجد کو منہدم کر دیا گیا۔ اقرا حسن نے کہا کہ یہ انتہائی شرمناک واقعہ ہے۔ ان کے بقول یہ ایسا سنگین گناہ ہے جس کی سزا ضرور ملے گی اور اس کے لیے کوئی معافی نہیں ہوگی۔ انہوں نے کہا کہ وہ اس معاملے کو عدالت میں لے جائیں گی کیونکہ یہ ان کا قانونی حق ہے۔ مسجد کی مسماری کے طریقہ کار پر سوال اٹھاتے ہوئے کیرانہ کی رکن پارلیمان نے کہا کہ اس کارروائی نے جمہوریت، آئینی تحفظات اور قانون کی حکمرانی سے متعلق سنگین سوالات کھڑے کر دیے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ جس انداز میں یہ کارروائی انجام دی گئی اس سے واضح ہوتا ہے کہ جمہوریت کو کس طرح قتل کیا گیا اور ملک و ریاست میں آئین اور قانون کی حکمرانی کو کس طرح منظم طور پر کمزور کیا جا رہا ہے۔ اقرا حسن نے حکومت کی جانب سے اختیار کیے جانے والے نام نہاد فوری انصاف کے طریقہ کار پر بھی تنقید کی۔ انہوں نے سوال اٹھایا کہ اگر حکومت کے فیصلوں کو بغیر مناسب قانونی راستہ فراہم کیے نافذ کرنا ہے تو پھر عدالتوں کی ضرورت ہی کیا رہ جاتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہر معاملے میں فوری انصاف کے نام پر کارروائی کی جا رہی ہے۔ اگر اسی طرح نظام چلانا ہے تو عدالتوں کو تالہ لگا دینا چاہیے۔ اگر تمام فیصلے صرف حکومت کی مرضی سے ہونے ہیں تو پھر قانون اور عدالتی نظام کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ اقرا حسن نے الزام عائد کیا کہ مسجد کی مسماری سیاسی محرکات پر مبنی تھی اور اس کا مقصد ایک مخصوص برادری کو نقصان پہنچانا تھا۔ انہوں نے کہا کہ جو کچھ ہوا وہ انتہائی قابل مذمت ہے لیکن چونکہ یہ معاملہ ایک مخصوص برادری سے متعلق ہے اور اسے نقصان پہنچانے کے ارادے سے کیا گیا ہے اس لیے حکومت نے اپنے سیاسی مفاد کی تکمیل کے لیے انتہائی نچلی سطح تک جانے کا مظاہرہ کیا ہے۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ یہ مسجد 1947 سے پہلے تعمیر کی گئی تھی اور اس پر عبادت گاہوں کے مقامات سے متعلق قانون اور وقف بالاستعمال کی دفعات لاگو ہوتی ہیں۔ اقرا حسن نے الزام عائد کیا کہ مسجد کو صرف اس لیے منہدم کیا گیا تاکہ ہندو مسلم تنازع پیدا کیا جا سکے، ایک مخصوص برادری کو نشانہ بنایا جا سکے اور اس سے سیاسی فائدہ حاصل کیا جا سکے۔ مسجد کی مسماری اس وقت عمل میں آئی جب 4 ستمبر کو ضلع جج کی عدالت نے مسجد کمیٹی کی اپیل مسترد کرتے ہوئے شہر مجسٹریٹ کے سابقہ حکم کو برقرار رکھا۔ شہر مجسٹریٹ کی عدالت نے 17 جولائی کو مبینہ تجاوزات اور سرکاری اراضی کے غلط استعمال کے معاملے میں مسجد کے ڈھانچے کو منہدم کرنے کا حکم دیا تھا اور تقریباً 6.41 کروڑ روپے معاوضہ بھی عائد کیا تھا۔ سہارنپور کے ڈپٹی انسپکٹر جنرل پولیس ابھیشیک سنگھ نے کہا کہ شہر مجسٹریٹ کی عدالت نے مسجد کو سرکاری زمین پر غیر قانونی طور پر تعمیر شدہ قرار دیا تھا اور اس حکم کے خلاف دائر اپیل بعد میں مسترد کر دی گئی۔ انہوں نے بتایا کہ امن و امان برقرار رکھنے کے لیے حساس مقامات اور اہم علاقوں میں اضافی پولیس اور نیم فوجی دستوں کو تعینات کیا گیا ہے۔ افواہوں کے پھیلاؤ کو روکنے کے لیے سماجی رابطوں کی ویب سائٹس پر بھی نظر رکھی جا رہی ہے۔ اقرا حسن نے حکومت کو مذہبی معاملات کو انتخابی حکمت عملی کے طور پر استعمال کرنے سے خبردار کرتے ہوئے کہا کہ وہ حکومت کو خبردار کرنا چاہتی ہیں کہ اس طریقے سے وہ انتخابات نہیں جیت سکے گی۔ کانگریس کے رکن پارلیمان عمران مسعود نے بھی مسجد کی مسماری پر تنقید کی ہے۔

مدھیہ پردیش میں 30 قبائلی بچوں کی ہلاکت سے متعلق خبر بے حد فکر انگیز اور تکلیف دہ: راہل گاندھی

دہلی: ۵ رستمبر (ایجنسی): مدھیہ پردیش کے بالاگھاٹ میں بیگا قبائلی طبقہ ان دنوں خوف کے سایہ میں زندگی گزار رہا ہے۔ اس کی وجہ ہے ان کے بچوں کی لگاتار ہو رہیں اموات۔ اب تک تقریباً 30 بیگا قبائلی بچوں کی موت مختلف بیماریوں کے سبب ہو چکی ہیں، جس پر لوک سبھا میں حزب اختلاف کے قائد راہل گاندھی نے شدید فکر کا اظہار کیا ہے۔ انھوں نے ایک سوشل میڈیا پوسٹ میں لکھا ہے کہ "بالاگھاٹ، مدھیہ پردیش میں 30 قبائلی بچوں کی موت کی خبر بے حد فکر انگیز اور تکلیف دہ ہے۔" یہ تبصرہ کانگریس رکن پارلیمنٹ راہل گاندھی نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر کیا ہے۔ انھوں نے ملیریا جیسی بیماریوں سے بیگا قبائلی بچوں کی موت پر فکر ظاہر کرتے ہوئے کہا کہ "اس خطرناک بیماری کے ساتھ پینے کے پانی، تغذیہ اور وقت پر علاج جیسی بنیادی سہولیات کی کمی بچوں کی جان لے رہی ہے۔" وہ مزید کہتے ہیں کہ "یہ حکومت کی مکمل ناکامی ہے۔ وزیر اعلیٰ خود اس کا حل نکالیں اور علاقہ میں فوری جانچ، علاج و راحتی سامان دستیاب کرائیں۔" ساتھ ہی انھوں نے کہا کہ "بچوں کی زندگی سے سمجھوتہ نہیں ہو سکتا۔" اس سوشل میڈیا پوسٹ کے ساتھ راہل گاندھی نے ہندی نیوز پورٹل 'امر اجالا' کی ایک رپورٹ کا اسکرین شاٹ شیئر کیا ہے، جس پر عنوان ہے 'بالاگھاٹ: بیگا بچوں کی موت کا سلسلہ جاری، 10 سال کے گجیندر کی موت؛ مہلوکین کی تعداد 30 ہوئی'۔ اس رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ قبائلی اکثریتی علاقہ کے بیگا قبائلی بچوں کی ہو رہیں اموات کو دیکھتے ہوئے وزیر اعلیٰ اور کئی وزرا بھی بالاگھاٹ کا دورہ کر چکے ہیں، لیکن محکمہ صحت حالات پر قابو پانے میں ناکام نظر آ رہا ہے۔ بچوں کی موت سے بالاگھاٹ میں خوف کا ماحول دیکھنے کو مل رہا ہے۔ موت کا تازہ معاملہ بالاگھاٹ کے بیہر-برسا علاقہ سے سامنے آیا ہے، جہاں 10 سالہ بیگا قبائلی گجیندر مرکام کی موت ہو گئی ہے۔ ابتدائی جانکاری میں اسے ملیریا سے متاثر بتایا گیا ہے، حالانکہ موت کی حقیقی وجہ سے متعلق آفیشیل تصدیق محکمہ صحت کی جانچ اور میڈیکل رپورٹ سامنے آنے کے بعد ہی ہوگی۔ مقامی لوگوں کا کہنا ہے کہ حالات تشویشناک ہونے کے باوجود پینے کے پانی کا مسئلہ برقرار ہے اور وقت پر علاج بھی دستیاب نہیں۔ بیداری کی کمی کے سبب بھی حالات بد سے بدتر ہوتے جا رہے ہیں۔

کئی کاغذی سیاسی پارٹیاں جنہیں ملتے ہیں کروڑوں روپے کے چندے!

دہلی: ۵ رستمبر (ایجنسی): کئی ایسی سیاسی پارٹیاں ہیں جو صرف کاغذوں پر موجود ہیں، یا تو انتخابات میں حصہ نہیں لیتیں یا چند نشستوں پر اپنی قسمت آزماتی ہیں۔ ہندوستان میں فی الحال 2800 سے زیادہ سیاسی پارٹیاں ہیں، لیکن ان میں سے صرف 73 کو ہی الیکشن کمیشن آف انڈیا (ای سی آئی) نے قومی یا ریاستی سطح کی پارٹی کے طور پر منظوری دی ہے۔ باقی تمام پارٹیاں آر یو پی پی (رجسٹرڈ غیر تسلیم شدہ سیاسی پارٹیاں) ہیں۔ واضح رہے کہ ترنمول کانگریس (ٹی ایم سی) کے 20 اراکین پارلیمنٹ پارٹی چھوڑ کر نیشنلسٹ سٹیزنز پارٹی آف انڈیا (این سی پی آئی) میں شامل ہو گئے تھے۔ یہ بھی ایک رجسٹرڈ لیکن غیر تسلیم شدہ سیاسی پارٹی ہے۔ 'بی بی سی' کے مطابق 6 ایسی آر یو پی پی (رجسٹرڈ غیر تسلیم شدہ سیاسی پارٹیاں) سیاسی پارٹیاں ہیں، جنہیں 2024 کے عام انتخاب سے قبل سب سے زیادہ چندہ ملا تھا۔ ان میں عام جن مت پارٹی (620.24 کروڑ روپے)، ستیہ وادی رکشک پارٹی (330.55 کروڑ روپے)، سوتنترتا ابھی ویکتی پارٹی (219.69 کروڑ روپے)، نیو انڈیا یونائیٹڈ پارٹی (200.69 کروڑ روپے)، بھارتیہ نیشنل جنتا دل (191.61 کروڑ روپے) اور غریب کلیان پارٹی (138 کروڑ روپے) شامل ہیں۔ 2023-24 میں ان پارٹیوں کی مجموعی آمدنی حکمراں بی جے پی کو چھوڑ کر باقی 5 قومی پارٹیوں جس میں کانگریس، عام آدمی پارٹی اور بہوجن سماج پارٹی وغیرہ شامل ہیں، کی آمدنی سے زیادہ ہے۔ اس کے باوجود الیکشن کمیشن کے اعداد و شمار سے پتہ چلتا ہے کہ سب سے زیادہ دولت مند 6 غیر تسلیم شدہ رجسٹرڈ سیاسی پارٹیوں نے 2024 کے لوک سبھا انتخاب میں صرف 15 امیدوار میدان میں اتارے تھے، جبکہ بی جے پی کے علاوہ باقی 5 پارٹیوں نے 893 امیدوار کھڑے کیے تھے۔ 'عام جن مت پارٹی' جسے 6 آر یو پی پی میں سب سے زیادہ چندہ ملا تھا، نے انتخابات میں صرف ایک امیدوار میدان میں اتارا تھا۔ الیکشن کمیشن کو دی گئی معلومات کے مطابق 2020 میں پٹنہ میں پارٹی کے قیام کے بعد 2 سال تک اسے 20000 روپے سے زیادہ کا کوئی چندہ نہیں ملا۔ سیاسی پارٹیوں کے لیے ضروری ہے کہ وہ 20000 روپے سے زیادہ کے تمام چندوں کی سالانہ رپورٹ الیکشن کمیشن کو جمع کرائیں۔ 2022-23 میں عام جن مت پارٹی کو 216 کروڑ روپے ملے اور پھر 2023-24 میں چندہ بڑھ کر 620 کروڑ روپے ہو گیا۔ پٹنہ میں 'بی بی سی' نے پارٹی کی بانی صدر انامیکا پاسوان سے بات کی۔ فی الحال انامیکا بی جے پی کی ریاستی نائب صدر ہیں۔ انامیکا نے دعویٰ کیا کہ انہوں نے 2022 میں عام جن مت پارٹی سے استعفیٰ دے دیا تھا۔ ان کے شوہر نے ان کا استعفیٰ خط اور ایک دستاویز دکھائی، جس میں کہا گیا تھا کہ پارٹی اپنا مرکز پٹنہ سے احمد آباد منتقل کر چکی ہے اور فی الحال گورو مشرا اس کے صدر ہیں۔ حالانکہ احمد آباد میں پارٹی کا رجسٹرڈ آفس بند تھا۔

پوتن کا کیف پر 72 گھنٹے حملے روکنے کا حکم

ماسکو: روس کے صدر ولادیمیر پوتن نے کیف پر 72 گھنٹے تک حملے روکنے کا حکم دیا ہے۔ کریملن کے ترجمان دمتری پیسکوف نے ہفتے کے روز روس کی سرکاری خبر رساں ایجنسی 'تاس' کو یہ اطلاع دی۔ پیسکوف نے کہا، "پوتن نے حکم دیا ہے کہ آج نصف شب سے تین دن تک کیف پر کوئی حملہ نہ کیا جائے۔" انہوں نے کہا کہ یہ فیصلہ امریکی خصوصی ایلچی اسٹیو وٹکوف اور جیرڈ کشنر کے امن مذاکرات کے لیے کیف کے دورے کی تیاریوں سے متعلق ہے۔ یوکرین پر روس کے وسیع حملے کو ختم کرنے کی تعطل کا شکار کوششوں کو دوبارہ شروع کرنے کے لیے امریکی ایلچی اسٹیو وٹکوف اور جیرڈ کشنر ہفتے کے روز ماسکو پہنچے۔ روسی سرکاری ذرائع ابلاغ نے یہ اطلاع دی۔ یہ دورہ ایسے وقت میں ہوا ہے جب دونوں فریقوں نے فضائی حملے تیز کر دیے ہیں۔ یوکرین کے صدر ولودیمیر زیلنسکی نے کہا کہ امریکی ایلچیوں کے دورے کے دوران یوکرین فضائی حملے روک دے گا اور ماسکو سے بھی ایسا ہی کرنے کی اپیل کی۔ ماسکو نے اس تجویز پر عوامی طور پر کوئی ردعمل نہیں دیا۔ واشنگٹن کی پانچویں سال میں داخل ہو چکی جنگ ختم کرانے کی کوششیں سست پڑ گئی ہیں، کیونکہ گزشتہ چھ ماہ سے امریکہ کی توجہ ایران کے ساتھ جاری لڑائی پر مرکوز ہے۔ روسی سرکاری خبر رساں ایجنسی 'تاس' کے مطابق روسی خصوصی ایلچی کریل دمتریف نے ہوائی اڈے پر امریکی ایلچیوں سے ملاقات کی۔ وٹکوف اور امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کے داماد کشنر نے آخری معلوم ماسکو دورہ جنوری میں کیا تھا، جب انہوں نے کریملن میں روسی صدر ولادیمیر پوتن سے ملاقات کی تھی۔

رکن پارلیمان شوبھا بچھاؤ کا فون ہیک

جان پہچان والوں سے پیسے مانگے گئے

ممبئی: ۵ رستمبر (ایجنسی): عموماً عام آدمی سائبر فراڈ کا شکار ہوتے ہیں لیکن اس بار دھوکہ بازوں نے رکن پارلیمان تک کو نہیں چھوڑا۔ دھولیہ مالیگاؤں سے کانگریس کی رکن پارلیمان ڈاکٹر شوبھا بچھاؤ کا موبائل فون کسی نے ہیک کر لیا اور ان کے نام سے ان کے قریبی افراد سے پیسوں کا مطالبہ کیا۔ یہ بات شوبھا بچھاؤ کے علم میں آئی تو انہوں نے پولیس میں شکایت درج کروائی۔ اطلاع کے مطابق کانگریس رکن پارلیمان شوبھا بچھاؤ کے واٹس ایپ نمبر سے کئی لوگوں کو پیغام بھیجا گیا کہ "براہ مہربانی میرے اکاؤنٹ میں ۹۲ ہزار روپے جمع کریں۔ میں دو گھنٹے میں واپس کر دوں گی۔" کچھ لوگوں نے اس میسیج پر یقین بھی کر لیا لیکن بچھاؤ کو جاننے والے کچھ لوگوں کو اس پر شبہ ہوا اور انہوں نے براہ راست انہیں فون کر کے اس تعلق سے سوال کیا۔ تب جا کر رکن پارلیمان کو معلوم ہوا کہ ان کے فون کا غلط استعمال ہو رہا ہے۔ وقت ضائع کیے بغیر شوبھا بچھاؤ نے سائبر پولیس کو اس بارے میں مطلع کیا۔ شکایت ملنے کے بعد سائبر پولیس نے فوری طور پر تحقیقات شروع کر دی۔ کچھ کوششوں کے بعد سائبر پولیس ڈاکٹر شوبھا بچھاؤ کے موبائل کو دوبارہ شروع کرنے میں کامیاب ہو گئی۔ پولیس اسٹیشن میں مقدمہ درج کر لیا گیا ہے۔ اطلاع کے مطابق شوبھا بچھاؤ کا فون ان کے پی اے کے پاس تھا۔ ان کے نمبر پر ایک فون آیا جسے ان کے پی اے نے اٹھایا۔ فون کرنے والے نے کہا "آپ کا ایک کوریئر آیا ہے، مگر پتہ نہیں مل رہا ہے۔ آپ کے نمبر پر ایک لنک بھیجا ہے اسے کھول کر دیکھیے۔" پی اے نے جیسے ہی لنک اوپن کیا ویسے ہی شوبھا بچھاؤ کا فون ہیک ہو گیا۔ شوبھا بچھاؤ نے عوام سے اپیل کی ہے کہ وہ کوریئر، بینک، سرکاری اداروں اور دیگر ناموں سے آنے والے فون اٹھاتے وقت ہوشیار رہیں اور کسی بھی لنک پر کلک نہ کریں۔ نیز جان پہچان والوں کے نام سے کوئی مشتبہ میسیج آئے تو پہلے انہیں فون کر کے تصدیق کر لیں۔

Alhaj Md. Javeed 8888 96 1111
Md. Younus 8888 95 1111
Md. Tajammul 8888 94 1111
Md. Awes 8888 93 1111
MUSKAN JEWELLERS
مُسکان جیولرس
سونے کے زیورات کا وسیع اور عمدہ شوروم
صرافہ بازار، چوک، ناندیڑ۔

روزنامہ
ورقِ تازہ
2
حالاتِ حاضرہ
दैनिक वरक-ए-ताजा
06 Sept. 2026

ورقِ تازہ

06 Sept. 2026 — اداریہ

امریکہ کا اخلاقی دیوالیہ پن

عالمی سیاست کے ایوانوں میں طاقت کا غرور اکثر انسانیت کی چیخوں کو سفارتی بیانات کے شور میں دبا دیتا ہے۔ واشنگٹن کے پریس بریفنگ رومز میں کھڑے ہو کر جب مہلک ترین جنگی کاروائیوں کا دفاع کیا جاتا ہے، تو الفاظ کی چمک دمک میں معصوم جانوں کے ضیاع کو انتہائی بے دردی سے چھپانے کی کوشش کی جاتی ہے۔ کیرولین لیوٹ کے بعد وہائٹ ہاؤس کے پوڈیم پر پہلی بار باضابطہ طور پر نمودار ہونے والے امریکی نائب صدر جے ڈی وینس کی حالیہ پریس بریفنگ اسی سفاکانہ رویے کی ایک واضح مثال ہے۔ ایک گھنٹے تک جاری رہنے والی یہ گفتگو بظاہر ملکی معیشت اور سیاست کے گرد گھومتی رہی، مگر اس کا اصل ہدف امریکی عسکری جارحیت اور خارجہ پالیسی کے تضادات پر پردہ ڈالنا تھا۔ اس طویل گفتگو کے دوران جب انسانی جانوں کے ضیاع پر سوال اٹھا تو نائب صدر نے نہایت رعونت سے امریکی فوج کا دفاع کرتے ہوئے دعویٰ کیا کہ ان کا ملک حالتِ جنگ میں کبھی عام شہریوں کو نشانہ نہیں بناتا۔ اس بیان کے فوراً بعد انہوں نے نہایت سرد مہری سے کہا کہ بعض اوقات ایسی چیزیں ہو جاتی ہیں، گویا آسمان سے برستی موت محض ایک معمولی سا اتفاقی 'حادثہ' ہو۔ اس نام نہاد حادثے کی زمینی حقیقت یہ ہے کہ یکم ستمبر کی رات ایران کے کوہستک میں ایک رہائشی مکان پر اس وقت بمباری کی گئی جب وہاں شادی کی تقریب جاری تھی۔ امریکی نائب صدر کے اس 'حادثے' نے ایک چار سالہ بچے سمیت پانچ افراد کی جان لے لی اور پچاس سے زائد خواتین و بچوں سمیت ۶۸ر افراد کو شدید زخمی کر کے ان کی خوشیوں کو ماتم میں بدل دیا۔ واشنگٹن کے ایئر کنڈیشنڈ کمروں میں کھڑے ہو کر اس خونریزی کو حادثے کا نام دینے والے وینس کی اصل توجہ انسانیت کے بجائے وسط مدتی انتخابات پر مرکوز تھی۔ انہوں نے اس موقع کو خالص سیاسی فائدے کے لیے استعمال کیا اور ملک میں جاری مہنگائی کا سارا بوجھ پچھلی ڈیموکریٹک انتظامیہ پر ڈال کر موجودہ معاشی بحالی کو اپنے کھاتے میں ڈالنے کی بھرپور کوشش کی۔ توانائی کے عالمی بحران اور آبنائے ہرمز میں پیدا ہونے والے خلل کے حوالے سے امریکی پالیسیوں کے منفی اثرات کو انہوں نے یکسر مسترد کر دیا۔ اس کے برعکس، انہوں نے توانائی کے تحفظ کا سارا کریڈٹ سابق صدر ٹرمپ کو دیتے ہوئے ایران پر تجارتی جہازوں کو نشانہ بنانے کا الزام عائد کیا اور اسے ہی ساری کشیدگی کا تنہا ذمہ دار ٹھہرایا۔ ایک طرف وہ ایران کو موردِ الزام ٹھہرا رہے تھے، اور دوسری جانب کوہستک کے ملبے تلے دبے معصوم بچے امریکی مظالم کے اس کیٹلاگ کی گواہی دے رہے تھے جسے ایرانی وزارتِ خارجہ جنگی جرائم کا تسلسل قرار دیتی ہے۔ یہ کوئی پہلا اتفاقی حادثہ نہیں تھا، چند ماہ قبل ۲۸ر فروری کو میناب کے ایک اسکول پر ہونے والے امریکی حملے میں ۱۶۸ر طلبہ اور اساتذہ کی ہلاکت اسی حکمت عملی کی ایک کڑی تھی۔ محکمہ دفاع کے حوالے سے گفتگو کرتے ہوئے وینس نے امریکی وزیر دفاع پیٹ ہیگسیتھ کی ان کوششوں کی کھل کر حمایت کی جو مبینہ طور پر فوجی کلچر کو نئی شکل دینے کے لیے کی جا رہی ہیں۔ یہ ایک انتہائی تشویشناک امر ہے کہ اس نئے فوجی کلچر کی تشکیل میں شہری آبادیوں پر ڈرون حملوں اور اسکولوں کی تباہی کو معمول کی کارروائی سمجھ کر نظر انداز کیا جا رہا ہے۔ نامہ نگاروں کے کڑے سوالات سے بچنے کے لیے انہوں نے گفتگو کا رخ مقامی امریکی مسائل، ڈیٹا سینٹرز کی مخالفت اور نئے ایٹمی بجلی گھروں کی تعمیر جیسے موضوعات کی طرف موڑ دیا۔ حتیٰ کہ انہوں نے دجال کے حوالے سے اپنے پرانے اور متنازعہ بیان پر بھی لمبی چوڑی وضاحتیں پیش کیں تاکہ اصل اور سلگتے ہوئے بین الاقوامی مسائل پر زیادہ بات نہ کرنی پڑے۔

اس بریفنگ کے دوران ان کا لب ولہجہ اور صدر بائیڈن کی صحت کے حوالے سے نائن الیون کی سالگرہ پر کیا گیا طنزیہ مذاق ان کی غیر سنجیدگی کی انتہا کو ظاہر کرتا ہے۔ ایک ایسے موقع پر جب ہزاروں میل دور، ان کے احکامات سے انسانی خون بہہ رہا ہو، امریکی نائب صدر کا یہ متکبرانہ اور توہین آمیز رویہ اخلاقی دیوالیہ پن کی بدترین مثال بن کر سامنے آیا ہے۔ سوشل میڈیا پر ان کی اس گفتگو کو لے کر امریکی رائے عامہ دو واضح اور متضاد حصوں میں تقسیم نظر آئی۔ ایک طرف ان کے حامی انہیں بغیر اسکرپٹ کے روانی سے بولنے والا اور انتہائی اعلیٰ ذہانت کا حامل شخص قرار دے رہے تھے، جو کال لسٹ کے منظم استعمال سے اپنے سیاسی حریفوں کو مات دینے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ اس کے بالکل برعکس، امریکی ناقدین کی ایک بڑی تعداد نے ان کے انداز کو حد درجہ خود پسند، مغرور اور متکبرانہ قرار دیا ہے۔ نقادوں کی نظر میں یہ بریفنگ حقائق کو مسخ کرنے اور جھوٹ کا ایک ایسا پلندہ تھی، جس میں عالمی سطح پر کی جانے والی بربریت کو سفارتی اور سیاسی الفاظ کے گورکھ دھندے میں الجھانے کی بھونڈی کوشش کی گئی۔ جب صحافیوں نے ان سے جنگ کے دورانیے اور اس کے خاتمے کے حوالے سے سوال کیا، تو انہوں نے انتہائی ڈھٹائی سے جواب دیا کہ اس کا فیصلہ ایران سے پوچھا جانا چاہیے۔ یہ اقتدار کا وہ خمار ہے جہاں میزائل فائر کرنے والا خود کو بری الذمہ قرار دے کر امن قائم کرنے کی ساری ذمہ داری اس پر ڈال دیتا ہے جس کے گھر خاکستر ہو چکے ہوں۔ ۲۰۲۸ء کے صدارتی انتخابات کی قیاس آرائیوں پر بات کرنے سے گریز اور وسط مدتی انتخابات پر ساری توجہ مرکوز کرنا ظاہر کرتا ہے کہ واشنگٹن میں پالیسیاں انسانیت کے بجائے صرف ووٹ بینک کی بنیاد پر بنتی ہیں۔ انہیں اس بات سے کوئی غرض نہیں کہ ان کی سیاسی بساط پر دوسرے خطوں کے کتنے معصوم انسان لقمہ اجل بن رہے ہیں۔ اقتدار کے ان ایوانوں سے جاری ہونے والے یہ سفاک بیانات، پریس بریفنگز اور سیاسی جواز کسی بھی صورت میں ان مظلوموں کے بہتے خون کو دھو نہیں سکتے۔ معصوم جانوں کے ضیاع کو ایک حادثہ قرار دے کر آگے بڑھ جانے کی یہ ظالمانہ منطق دراصل اس کھوکھلے عالمی نظام کا پردہ چاک کرتی ہے جہاں طاقتور کے ہر جرم کو ایک سلیقے سے تراشے گئے بیان کے پیچھے چھپا دیا جاتا ہے۔ عالمی برادری اور انسانی حقوق کی تنظیموں کی اس پورے معاملے پر خاموشی ایک بہت بڑا سوالیہ نشان ہے۔ یہ بے اعتنائی واضح کرتی ہے کہ واشنگٹن اس خونی کھیل کو فوری طور پر ختم کرنے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتا اور نہ ہی اسے شہریوں کی ہلاکت کا کوئی ملال ہے۔ اقوام متحدہ اور عالمی اداروں کو اس المناک سانحے کی غیر جانبدارانہ تحقیقات کرنی چاہیے تاکہ جنگی جرائم کے مرتکب افراد کو عالمی کٹہرے میں کھڑا کیا جا سکے۔ جب تک طاقتور ممالک کو بین الاقوامی قوانین کا پابند نہیں بنایا جائے گا، کوہستک جیسے دیہاتوں میں شادیاں اسی طرح ماتم میں تبدیل ہوتی رہیں گی۔ معصوم جانوں کا یہ مسلسل زیاں عالمی ضمیر کے ماتھے پر ایک ایسا داغ ہے جسے کوئی سفارتی بیان بازی دھو نہیں سکتی۔

انڈین پائلٹ ابھینندن فضائیہ چھوڑ کر نجی ایئر لائن میں شامل: 'مگ-21 سے اے ٹی آر تک، یہ ایک غیر معمولی سفر ہے'

از: مہتاب عالم

پاکستان اور انڈیا کے درمیان فروری 2019 کی فضائی جھڑپ کے بعد جنگی قیدی بننے والے انڈین ایئر فورس کے سابق گروپ کیپٹن ابھینندن ورتھمان نے فوجی خدمات سے قبل از وقت ریٹائرمنٹ حاصل کر لی ہے۔ انڈین خبر رساں ایجنسی پریس ٹرسٹ آف انڈیا (پی ٹی آئی) کے مطابق، ویر چکرا (انڈیا کا تیسرا سب سے بڑا فوجی اعزاز) سے نوازے گئے فائٹر پائلٹ ابھینندن نے 31 مارچ 2026 کو انڈین ایئر فورس سے علیحدگی اختیار کی تھی اور بعد ازاں گذشتہ ماہ علاقائی فضائی کمپنی فلائی 91 میں شمولیت اختیار کر لی۔ وزارتِ دفاع کے ایک عہدیدار نے بی بی سی سے بات کرتے ہوئے تصدیق کی کہ ابھینندن انڈین ایئر فورس سے سبکدوش ہو چکے ہیں۔ تاہم، انھوں نے اس بات پر کوئی تبصرہ نہیں کیا کہ آیا ابھینندن کسی نجی کمپنی سے وابستہ ہوئے ہیں یا نہیں۔ ابھینندن ورتھمان نے بھی اس معاملے پر کوئی بیان جاری نہیں کیا۔ دوسری جانب، خبر رساں ادارے پی ٹی آئی کے مطابق فلائی 91 کے ایک ترجمان نے ملازمین سے متعلق معلومات فراہم کرنے سے انکار کرتے ہوئے اسے نجی معاملہ قرار دیا۔ بی بی سی نے بھی فلائی 91 سے رابطہ کیا ہے، تاہم اس خبر کی اشاعت تک ان کا کوئی جواب موصول نہیں ہوا ہے۔ واضح رہے کہ فلائی 91 نے مارچ 2024 میں اپنی پروازوں کا آغاز کیا تھا۔ کمپنی اس وقت گوا اور حیدرآباد کے درمیان علاقائی روٹ پر چھ طیاروں کے بیڑے کے ساتھ خدمات انجام دے رہی ہے۔ ابھینندن پہلے فائٹر پائلٹ نہیں ہیں جنھوں نے انڈین ایئر فورس چھوڑنے کے بعد کسی نجی فضائی کمپنی میں شمولیت اختیار کی ہو۔ ماہرین کے مطابق یہ ایک معمول کی بات ہے۔ انڈین ایئر فورس کے سابق ترجمان گروپ کیپٹن انوپم بینرجی نے بی بی سی سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ انڈیا کی نجی ایئر لائنز میں کام کرنے والے تقریباً 30 فیصد پائلٹس یا ملازمین ایسے ہیں جو ماضی میں ایئر فورس کا حصہ رہ چکے ہیں۔ ان کے مطابق فوجی خدمات جاری رکھنا یا قبل از وقت ریٹائرمنٹ لینا ایک ذاتی فیصلہ ہوتا ہے۔ انھوں نے کہا کہ ابھینندن پہلے اعزاز یافتہ فوجی افسر نہیں ہیں جنھوں نے ایسا کیا ہو۔ ان سے قبل کارگل جنگ میں نمایاں کردار ادا کرنے والے گروپ کیپٹن کھمپتی نچیکیت بھی ایک نجی ایئر لائن سے وابستہ ہو چکے ہیں۔ گروپ کیپٹن بینرجی خود بھی قبل از وقت ریٹائرمنٹ لینے کے بعد ایک نجی کمپنی میں شامل ہوئے تھے اور ان کے پاس کمرشل طیارہ اڑانے کا لائسنس بھی موجود ہے۔ جب ان سے قبل از وقت یا رضاکارانہ ریٹائرمنٹ لینے کی وجوہات کے بارے میں پوچھا گیا تو انھوں نے کہا کہ ایک مدت کے بعد فوج میں ترقی کے اتنے مواقع نہیں رہتے، جتنے کہ نجی سیکٹر میں ہیں اور فوج کے مقابلے پر نجی شعبہ زیادہ نفع بخش ہے۔ ماہرین کے مطابق کسی فوجی پائلٹ کے لیے براہ راست نجی کمرشل ایئر لائن میں شمولیت اختیار کرنا آسان نہیں ہوتا۔ مسلح افواج چھوڑنے والے پائلٹس کو سول ایوی ایشن کے شعبے میں آنے سے قبل متعدد انتظامی اور قانونی تقاضے پورے کرنا پڑتے ہیں، جن میں متعلقہ اداروں سے عدم اعتراض کا سرٹیفکیٹ (این او سی) حاصل کرنا بھی شامل ہے۔ فوجی پائلٹس مختلف طریقوں سے انڈین ایئر فورس سے علیحدگی اختیار کر سکتے ہیں۔ شارٹ سروس کمیشن کے افسران اپنی مقررہ مدتِ ملازمت مکمل ہونے پر ایسا کر سکتے ہیں، جبکہ پرمانینٹ کمیشن والے افسران قبل از وقت ریٹائرمنٹ لے کر یا پینشن کے لیے درکار سروس کی مدت مکمل کرنے کے بعد ایئر فورس چھوڑ سکتے ہیں۔ ایسے تمام معاملات میں ایئر فورس ہیڈکوارٹرز اور وزارتِ دفاع کی باضابطہ منظوری اور این او سی ضروری ہوتے ہیں۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق ابھینندن نے اپنی فوجی خدمات مکمل کرنے کے بعد وزارتِ دفاع سے مطلوبہ این او سی حاصل کیا اور بعد ازاں فلائی 91 میں شمولیت اختیار کر لی۔ ابھینندن ورتھمان کا نام فروری 2019 میں اس وقت عالمی توجہ کا مرکز بنا تھا جب بالاکوٹ حملے کے بعد پاکستان اور انڈیا کے درمیان کشیدگی کے دوران لائن آف کنٹرول کے قریب فضائی معرکہ آرائی ہوئی تھی۔ ابھینندن کو تیسرے بڑے فوجی اعزاز سے نوازتے ہوئے انڈین حکومت نے دعویٰ کیا تھا کہ معرکے کے دوران ابھینندن نے غیر معمولی جرات اور پیشہ ورانہ مہارت کا مظاہرہ کیا۔ دسمبر 2019 میں جاری کیے گئے سرکاری تعریفی نوٹ میں کہا گیا تھا کہ ابھینندن نے عددی اور تکنیکی برتری رکھنے والے حریف طیاروں کا بے خوفی سے مقابلہ کیا اور اپنی جارحانہ فضائی حکمت عملی سے دشمن کو الجھن میں ڈال دیا۔

یاد رہے کہ فروری 2019 میں اپنا فائٹر طیارہ تباہ ہونے کے بعد ابھینندن پیراشوٹ کے ذریعے پاکستان کے زیرِ انتظام کشمیر میں اُترے تھے، جس کے بعد انھیں حراست میں لیا گیا تھا۔ بعد ازاں، تقریباً 60 گھنٹے بعد پاکستانی حکام نے 'کشیدگی کم کرنے' کے اقدام کے طور پر انھیں انڈیا کے حوالے کر دیا تھا۔ چنئی سے تعلق رکھنے والے ابھینندن نے 2004 میں انڈین ایئر فورس میں بطور فائٹر پائلٹ شمولیت اختیار کی تھی۔ فضائیہ سے ان کا خاندانی تعلق بھی گہرا ہے۔ ان کے والد ایئر مارشل سمہاکٹی ورتھمان انڈین ایئر فورس کے سینیئر افسر رہ چکے ہیں، جبکہ ان کی اہلیہ بھی فضائیہ سے وابستہ رہی ہیں۔ ابھینندن کے والد نے معروف تمل ہدایت کار منی رتنم کی 2017 کی فلم 'کاتر ویلیدی' کے لیے مشیر کے طور پر بھی خدمات انجام دی تھیں۔ یہ فلم 1999 کی کارگل جنگ کے پس منظر میں بنائی گئی تھی۔ یہ خبر سامنے آنے کے بعد سوشل میڈیا پر مختلف نوعیت کے ردِعمل دیکھنے میں آئے۔ انڈیا میں بہت سے صارفین نے ابھینندن کے فوجی کریئر کو خراجِ تحسین پیش کرتے ہوئے ان کے نئے پیشہ ورانہ سفر کے لیے نیک خواہشات کا اظہار کیا، جبکہ پاکستان میں بعض صارفین نے 2019 کے فضائی تصادم سے متعلق انڈین مؤقف پر ایک بار پھر سوالات اٹھائے۔ انڈیا کے تجزیہ کار میجر گورو آریہ نے لکھا کہ 'ایک فائٹر پائلٹ کبھی ریٹائر نہیں ہوتا، وہ صرف ایک نیا مشن اختیار کرتا ہے۔' ایک صارف نے تبصرہ کیا کہ 'مگ-21 سے اے ٹی آر تک، یہ ایک غیر معمولی سفر ہے۔' صحافی حامد میر نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر لکھا کہ ابھینندن نے کسی پاکستانی جنگی طیارے کو نہیں گرایا تھا۔ ان کے مطابق 2019 کے واقعات کے بعد نہ کوئی پاکستانی ایف 16 لاپتہ پایا گیا اور نہ ہی کسی پاکستانی طیارے کا ملبہ سامنے آیا۔ دوسری جانب میگھا نامی ایک صارف نے سوال اٹھایا کہ 22 برس تک فضائیہ میں خدمات انجام دینے، ویر چکرا حاصل کرنے اور انڈیا کے معروف ترین فائٹر پائلٹس میں شمار ہونے کے باوجود ابھینندن نے 43 برس کی عمر میں ریٹائرمنٹ کا فیصلہ کیوں کیا۔ ان کے بقول یہ جاننا دلچسپی کا باعث ہوگا کہ تجربہ کار فوجی پائلٹ نجی شعبے کا رخ کن وجوہات کی بنا پر کرتے ہیں۔ ونڈرر 2419 نامی اکاؤنٹ سے ایک صارف نے اس بحث میں حصہ لیتے ہوئے لکھا کہ فوجی پائلٹوں کا کمرشل ایوی ایشن میں جانا ایک معمول کی پیش رفت ہے۔ ان کے مطابق دنیا بھر میں سابق فوجی پائلٹ ریٹائرمنٹ یا قبل از وقت علیحدگی کے بعد کمرشل طیارے اڑاتے ہیں، تاہم اس کے لیے اضافی تربیت اور کمرشل پائلٹ لائسنس درکار ہوتا ہے۔ اس معاملے پر طنز و مزاح بھی دیکھنے میں آیا۔ صحافی احتشام الحق نے تبصرہ کیا کہ ان کے خیال میں گوا میں قائم فضائی کمپنی فلائی 91 نے ابھینندن کی شمولیت کو تشہیری نقطۂ نظر سے بھی فائدہ مند سمجھا ہوگا۔ (بی بی سی اردو)

آئینہ خانہ: بیٹا! یہ پھول مجھے مت دے!

از: سید رشید اللہ حسینی، اطہر کلیم احمد

۵ر ستمبر کا دن ہمارے ملک کے اساتذہ کے لیے کسی سینڈریلا کی کہانی سے کم نہیں ہوتا۔ صبح ہوتے ہی واٹس ایپ پر 'معمارِ قوم' اور 'جلتی ہوئی موم بتی' کے تمغے بٹنے لگتے ہیں، بچے پانچ روپے والا پلاسٹک کا گلاب دے کر بورڈ کے امتحان میں گریس مارکس کی امید لگاتے ہیں، اور لیڈرانِ قوم مائیک پکڑ کر ایسے جذباتی بھاشن دیتے ہیں جیسے کل سے تمام ماسٹروں کو لیڈروں جیسی عزت ملنے والی ہو۔ لیکن ۶ر ستمبر کا سورج نکلتے ہی یہ سارا طلسم ٹوٹ جاتا ہے۔ ہمارا یہ کالم شائع ہونے تک ہمارا 'معمارِ قوم' دوبارہ سے ایک عام سرکاری مزدور بن چکا ہوگا، جو کبھی مڈ ڈے میل کے چاولوں میں کیڑے ڈھونڈ رہا ہوتا ہے، کبھی الیکشن کی پرچیاں بانٹ رہا ہوتا ہے، اور کبھی پلس پولیو کے قطرے پلاتے ہوئے محلے کے کتوں سے بچنے کی ترکیبیں سوچ رہا ہوتا ہے۔ جدید تعلیمی پالیسیوں نے تو استاد کی صلاحیتوں کو اتنا نکھار دیا ہے کہ اب حکومت انہیں انسان کم اور بجلی کا 'ایکسٹینشن بورڈ' زیادہ سمجھتی ہے، جس میں ہر محکمے کا پلگ باآسانی ٹھونسا جا سکتا ہے۔ آج کل تو اساتذہ کے گلے میں 'ایس آئی آر' (SIR) نامی آن لائن ڈیٹا انٹری کا نیا طوق بھی ڈال دیا گیا ہے۔ ایک زمانہ تھا جب اسکولوں میں بچے احترام سے 'سر' (Sir) کہتے تھے تو ماسٹر جی کا سینہ فخر سے چوڑا ہو جاتا تھا۔ اب حکومت نے ان کے ذمے 'ایس آئی آر' کا ایسا عذاب اور ایپس کا ایسا بوجھ لاد دیا ہے کہ بازار میں کوئی سبزی والا بھی غلطی سے آواز لگا دے "سر جی!" تو ماسٹر صاحب خوف سے کانپ جاتے ہیں کہ شاید محکمہ تعلیم کا کوئی نیا سروے آ گیا ہے۔ استاد اب کلاس روم میں چاک اور ڈسٹر سے زیادہ اسمارٹ فون چلاتا ہے، تاکہ ہر پندرہ منٹ بعد حکومت کی کسی نئی ایپ پر اسکول کے واش روم کے سامنے کھڑے ہو کر جیوٹیگ (Geo-Tag) سیلفی اپلوڈ کر کے ثابت کر سکے کہ وہ ڈیوٹی پر ہی ہے، کسی ہوٹل پر چائے نہیں پی رہا۔ سچ تو یہ ہے کہ ہمارے اساتذہ اب پڑھانے والے کم اور 'ڈیٹا انٹری آپریٹر' زیادہ بن چکے ہیں۔ وہ بیچارے ساری رات جاگ کر یو ڈائس (U-DISE) کے پورٹل پر بچوں کا آدھار کارڈ لنک کرتے ہیں اور صبح ہسٹری کی کلاس میں کھڑے ہو کر سوچتے ہیں کہ اکبر اعظم کا آدھار کارڈ بنا تھا یا پین کارڈ!

اور رہی سہی کسر آج کل کے 'جین زی' (Gen-Z) طلبہ اور ان کے 'کارپوریٹ' والدین نے پوری کر دی ہے۔ یہ نئی نسل کلاس میں بیٹھ کر علم نہیں، 'وائبز' (Vibes) تلاش کرتی ہے۔ ان کے لیے استاد کوئی قابل احترام ہستی نہیں، بلکہ ایک چلتا پھرتا یوٹیوب ویڈیو ہے جسے وہ بدقسمتی سے 'اسکپ' (Skip) نہیں کر سکتے۔ اگر استاد تاریخ پڑھاتے ہوئے بتائے کہ بابر نے پانی پت کی جنگ جیتی تھی، تو یہ جین زی طلبہ نہایت معصومیت سے کہتے ہیں، "سر! بابر کی وائبز بہت ٹاکسک (Toxic) اور ریڈ فلیگ (Red Flag) لگ رہی ہیں، پلیز اسے کینسل (Cancel) کر دیں!" اور اگر استاد ۴۰ر منٹ تک ریاضی کا کوئی مشکل فارمولا سمجھائے، تو فرمائش آتی ہے کہ "سر! اسے ۳۰ر سیکنڈ کی ریل (Reel) بنا کر سمجھائیں، میری اٹینشن اسپین (Attention Span) ختم ہو رہی ہے، اور پلیز بیک گراؤنڈ میں کوئی ٹرینڈنگ میوزک بھی لگا دیں۔" پہلے زمانے میں استاد کی مار سے بچے سدھر جاتے تھے اور والدین خوشی خوشی آ کر کہتے تھے کہ "ماسٹر جی! اس کی ہڈیاں ہماری اور کھال آپ کی۔" اب تو صورتحال یہ ہے کہ اگر استاد کسی بچے کو بس گھور بھی لے، تو بچہ فوراً اسے 'مینٹل ٹراما' (Mental Trauma) کا نام دے کر سوشل میڈیا پر لائیو آ جاتا ہے۔ شام کو ان بچوں کے کارپوریٹ والدین اسکول میں یوں دھاوا بولتے ہیں جیسے ماسٹر جی نے کنزیومر کورٹ کے کسی قانون کی سنگین خلاف ورزی کر دی ہو۔ تعلیم اب ایمیزون کی آن لائن شاپنگ بن چکی ہے اور والدین کسٹمر بن گئے ہیں۔ بچہ اگر امتحان میں فیل ہو جائے تو والدین استاد سے آ کر ایسے الجھتے ہیں جیسے زوماٹو کے ڈیلیوری بوائے پر برستے ہوں، "سر جی! ہم نے تو ۹۰ر پرسنٹ مارکس کا آرڈر دیا تھا، آپ نے یہ ۴۰ر پرسنٹ والی ناقص سروس کیسے ڈیلیور کر دی؟ ہم آپ کو گوگل پر سنگل اسٹار ریٹنگ دیں گے!"

ہمارا حکومت، سماج اور محکمہ تعلیم سے بس اتنا ہی مطالبہ ہے کہ اگر اساتذہ کو واقعی عزت دینی ہے، تو یومِ اساتذہ پر انہیں 'جلتی ہوئی موم بتی' کے خطاب اور پلاسٹک کے پھول دینے کے بجائے، سال میں کم از کم ایک دن کے لیے انہیں کلاس میں صرف اور صرف 'پڑھانے' کی اجازت دے دی جائے۔ ورنہ وہ دن دور نہیں جب ۵ر ستمبر کو بچہ استاد کو محبت سے پھول دے گا، تو ماسٹر جی گھبرا کر کہیں گے، "بیٹا! یہ پھول مجھے مت دے، اس کی پی ڈی ایف (PDF) بنا کر فوراً سرور پر اپلوڈ کر دے اور ساتھ میں اپنی جیوٹیگ لوکیشن بھی ڈال دے، ورنہ حکومت سمجھے گی کہ میں نے یومِ اساتذہ منائے بغیر ہی آدھے دن کی چھٹی مار لی ہے!"

☆☆☆☆☆☆☆

بیٹی کی تعلیم کے لیے ننگے پاؤں دوڑ کر 'میراتھان' جیتنے والی رمابائی

سری کانت بنگلہ

'جب تک میرے جسم میں سانس ہے، میں اپنی بیٹیوں کو تعلیم دلواؤں گی۔ جس دن میری سانس رک گئی، پھر بے شک جو ہونا ہے ہو جائے۔ لیکن ایک ماں ہونے کے ناطے میں اپنا فرض ضرور نبھاؤں گی۔' اپنی بچی کے لیے نوٹ بک اور پین خریدنے کے لیے مہاراشٹر کی رمابائی رنویر تین کلومیٹر دوڑیں اور وہ بھی ننگے پاؤں۔ رمابائی نے کبھی ریس لگانے کی باقاعدہ تربیت حاصل نہیں کی تھی۔ ان کے پاس نہ کھیلوں کے جوتے تھے اور نہ ہی ٹریک سوٹ۔ ان کا لباس صرف ایک ساڑھی تھا اور پاؤں میں عام سینڈل تھیں لیکن ان کے اندر کی ممتا نے ان کو تین کلومیٹر کی ریس جیت جانے کی لگن اور ہمت دی۔ رمابائی نے بتایا کہ 'میری بیٹی صبح میرے پاس آئی اور کہنے لگی 'ماں، میں دوڑ میں جانا چاہتی ہوں'، میں نے پوچھا، کہاں؟ اس نے کہا، 'یہاں دوڑ ہو رہی ہے اور انعام بھی ملے گا۔ مجھے ایک نوٹ بک اور قلم خریدنا ہے۔' ان کی سب سے چھوٹی بیٹی مہاراشٹر کے شہر ناندیڑ میں پڑھتی ہیں۔ وہ کئی دنوں سے کتابیں خریدنے کے لیے ماں کے لیے پیسوں کا تقاضہ کر رہی تھیں۔ رمابائی کہتی ہیں کہ 'میرے پاس پیسے نہیں تھے، اس لیے میں اسے نہیں بھیج سکی۔ اس نے آٹھ دن تک مجھ سے بات نہیں کی۔ تب میں نے طے کر لیا کہ مجھے کسی نہ کسی طرح یہ دوڑ جیتنی ہے۔'

29 اگست کو مہاراشٹر بھر نے بیڈ ضلع کے امباجوگئی میں رہنے والی 47 سالہ رمابائی رنویر کو دیکھا۔ وجہ یہ تھی کہ انھوں نے ننگے پاؤں تین کلومیٹر کی دوڑ جیت لی۔ لیکن یہ کہانی صرف ایک ریس جیتنے کی نہیں ہے۔ یہ ایک ایسی ماں کی کہانی ہے جو اپنی بیٹیوں کی تعلیم کے لیے دوڑی۔ 29 اگست کو امباجوگئی میں 'امرت دوڑ میراتھن' کا انعقاد کیا گیا۔ رمابائی کے لیے تین کلومیٹر کی یہ دوڑ آسان نہ تھی۔ بھاگنے کے دوران ان کے سینڈل بار بار پاؤں سے نکل جاتے تھے۔ آخرکار انھوں نے جوتے ہاتھ میں اٹھائے اور ننگے پاؤں دوڑنا شروع کر دیا۔ مقابلہ ختم ہوا تو وہ پہلی پوزیشن پر تھیں اور انھیں 3000 روپے نقد انعام میں ملے۔ جب ان سے پوچھا گیا کہ آپ نے اس رقم کا کیا کیا؟ تو رمابائی نے مسکراتے ہوئے بتایا کہ 'میں نے وہ 3000 روپے اپنی بیٹی کو کتابیں خریدنے کے لیے دے دیے۔' 2012 میں رمابائی کے شوہر کی وفات ہو گئی تھی اور تب سے ان کی زندگی کی اصل دوڑ شروع ہو چکی تھی۔ دو جوان بیٹیوں اور پورے خاندان کی ذمہ داری ان کے کندھوں پر آ گئی۔ رمابائی نے خود تو صرف ساتویں جماعت تک تعلیم حاصل کی تھی، لیکن ان کا عزم تھا کہ ان کی بیٹیوں کی پڑھائی میں کوئی رکاوٹ نہیں آنی چاہیے۔ ان کی بیٹی پوجا رنویر کہتی ہیں کہ 'ہم بہت چھوٹے تھے جب میرے والد فوت ہو گئے تھے۔ ایک عورت دوسری شادی کر سکتی تھی، لیکن میری والدہ نے ایسا نہیں کیا۔ انھوں نے ساری زندگی ہمارے لیے محنت کرنے کا فیصلہ کیا۔' رمابائی کا کہنا ہے کہ انھوں نے وہ ہر کام کیا جو وہ کر سکتی تھیں۔ 'میں نے دوسروں کے کھیتوں میں کام کیا۔ میں نے سویابین چننے کی دیہاڑی کی، جو بھی کام ملا، میں نے وہ کیا۔' آج کل وہ امباجوگئی کی گیان دیپ اکیڈمی میں گذشتہ ایک سال سے طلبہ کے لیے کھانا پکا رہی ہیں۔ ان کی بڑی بیٹی اسی اکیڈمی میں پولیس کے امتحان کی تیاری کر رہی ہے، جبکہ چھوٹی بیٹی ناندیڑ میں مقابلے کے امتحانات کی تیاری کر رہی ہے۔ رمابائی کی اس جیت پر علاقے سے سب ہی لوگ خوش ہیں۔ گیان دیپ اکیڈمی کے پروفیسر دتاتھرے تھوراڈے نے کہا کہ 'انھوں نے نہ صرف پورے مہاراشٹر بلکہ پورے ملک کے لیے ایک مثال قائم کی ہے کہ حالات کتنے ہی مشکل کیوں نہ ہوں، ان کا مقابلہ صرف خود اعتمادی کے ساتھ کیا جا سکتا ہے۔'

اپنی بیٹیوں کے لیے رمابائی کے خواب بڑے نہیں ہیں، لیکن وہ بہت واضح ہیں۔ ان کی ایک ہی خواہش ہے کہ ان کی بیٹیاں اپنی ماں کی طرح مزدوری کر کے زندگی نہ گزاریں بلکہ پڑھ لکھ کر افسر بنیں اور اپنے پاؤں پر کھڑی ہوں۔ 'میں اپنی دونوں بیٹیوں کو زندگی میں ٹھنڈی چھاؤں یعنی محفوظ زندگی فراہم کرنا چاہتی ہوں۔' ان کے مطابق 'ہمیں ایک ہی چھت کے نیچے خوشی سے رہنا چاہیے۔ میری بیٹیوں کو میری طرح کیچڑ، دھوپ اور بارش میں کام نہیں کرنا پڑے۔' رمابائی کے یہ الفاظ ان کی پوری جدوجہد کا نچوڑ بیان کرتے ہیں۔ رمابائی کے ننگے پاؤں دوڑنے کی ویڈیو سوشل میڈیا پر وائرل ہو گئی اور مہاراشٹر بھر سے انھیں سراہا گیا۔ اس کے بعد انڈیا کے میڈیا نے بھی ان کی جدوجہد کو دنیا کے سامنے پیش کیا۔ دی ہندو، ٹائمز آف انڈیا اور اکنامک ٹائمز جیسے اخبارات نے بھی ان پر خبریں شائع کیں۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ شاید رمابائی کو یہ معلوم بھی نہ ہو کہ ان کی جدوجہد قومی سطح پر موضوعِ بحث بن چکی ہے۔ ان کے لیے زیادہ اہم کیا ہے؟ اپنی بیٹیوں کی فیس، کتابیں اور ان کی اعلیٰ تعلیم۔ رمابائی کی کہانی سامنے آنے کے بعد بہت سے لوگوں نے اسے 'استقامت اور حوصلے کی ایک متاثر کن داستان' قرار دیا۔ لیکن مصنف اور محقق سومناتھ کولوے اسے مختلف انداز سے دیکھتے ہیں۔ انھوں نے لکھا کہ 'انڈیا کا متوسط طبقہ شاید اسے استقامت کی ایک کہانی کے طور پر دیکھے۔ بہت سے لوگ ایک ماں کی جدوجہد کو سراہیں گے۔ لیکن کتنے لوگ یہ سوچیں گے اور خود سے سوال کریں گے کہ وہ اس صورتحال تک پہنچی ہی کیوں؟' سومناتھ کولوے کے مطابق رمابائی صرف ایک مقابلے میں نہیں دوڑ رہیں، بلکہ وہ اپنی بیٹیوں کی تعلیم کے لیے ایسے سماجی، معاشی اور سیاسی حالات میں جدوجہد کر رہی ہیں جو ان کی زندگی پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ 'ہم ماں کی محنت اور ثابت قدمی کو دیکھتے ہیں، لیکن دوسرا رخ نظر انداز کر دیتے ہیں۔ یہ واقعہ حکومت، سماجی نظام اور معیشت کا اصل چہرہ سامنے لاتا ہے۔' ان کی یہ بات ایک اہم سوال بھی اٹھاتی ہے۔ رمابائی اس لیے لوگوں کی توجہ کا مرکز بنیں کیونکہ انھوں نے دوڑ جیت لی۔ لیکن ایسی بے شمار مائیں ہیں جو ہر روز کھیتوں میں، دیہاڑی مزدوری میں اور غیر منظم شعبوں میں کام کر کے اپنے بچوں کی تعلیم کا خرچ اٹھاتی ہیں۔ کیا معاشرہ بھی ان کی جدوجہد پر توجہ دیتا ہے؟ وہ مزید کہتے ہیں کہ 'اس ماں کے بارے میں سب کو اس لیے معلوم ہوا کیونکہ وہ اپنی بیٹیوں کی تعلیم کے لیے دوڑی۔ لیکن ایسی بہت سی مائیں ہیں جو روزانہ اسی طرح بھاگ دوڑ کر کے بچے پال رہی ہیں۔' رمابائی کی کہانی ایک اور پریشان کن سوال بھی سامنے لاتی ہے۔ کیا یہ صرف ذاتی غربت کا مسئلہ ہے کہ ایک ماں کو اپنی بیٹیوں کے لیے کتابیں خریدنے کی خاطر تین ہزار روپے کا انعام جیتنے کے لیے دوڑ میں حصہ لینا پڑے؟ سومناتھ کولوے کہتے ہیں کہ صرف سرکاری منصوبوں کا اعلان کرنا کافی نہیں، بلکہ یہ یقینی بنانا بھی ضروری ہے کہ ان کے فوائد واقعی ضرورت مند لوگوں تک پہنچیں۔ وہ کہتے ہیں کہ 'صرف منصوبوں کا اعلان کر دینا اس بات کی ضمانت نہیں کہ ان کے فوائد لوگوں تک پہنچ گئے ہیں۔ ضروری ہے کہ انھیں مؤثر طریقے سے نافذ بھی کیا جائے۔' رمابائی آج بھی باورچی کے طور پر کام کرتی ہیں۔ آج بھی اپنی بیٹیوں کی تعلیم کے لیے پیسے جمع کرتی ہیں۔ رمابائی کہتی ہیں کہ 'جب تک میرے جسم میں سانس ہے، میں اپنی بیٹیوں کو تعلیم دلوانے کے لیے کوشش کرتی رہوں گی۔' (بی بی سی اردو)

ڈوبھال-وانگ ملاقات کے بعد ہند-چین فوجی مذاکرات متوقع

نئی دہلی۔ 5ر ستمبر۔ ایم این این۔ اروناچل پردیش کے اپر سوبانسری ضلع کے ٹاکسنگ علاقے میں کشیدگی کی اطلاعات کے درمیان ہندوستان اور چین کے درمیان آئندہ چند دنوں میں کور کمانڈر سطح کی بات چیت ہونے کا امکان ہے۔ انگریزی اخبار دی انڈین ایکسپریس کو معلوم ہوا ہے کہ فوج کی تھری کور، جسے اسپیئر کور بھی کہا جاتا ہے، کے کمانڈر لیفٹیننٹ جنرل گریش کالیا جلد ہی اپنے چینی ہم منصب اور دیگر فوجی افسران کے ساتھ بات چیت کریں گے۔ اسپیئر کور کا ہیڈکوارٹر ناگالینڈ کے دیماپور کے قریب رنگاپہار میں ہے۔ اسپیئر کور لائن آف ایکچوئل کنٹرول (ایل اے سی) کے ساتھ ناگالینڈ، منی پور اور اروناچل پردیش کے وسطی اور مشرقی علاقوں میں فوجی کارروائیوں کی ذمہ داری سنبھالتا ہے۔ مسائل کے حل کے لیے دونوں ممالک کے مقامی کمانڈروں کے درمیان گزشتہ چند ہفتوں کے دوران کئی دور کی بات چیت ہو چکی ہے۔ اسی ہفتے کے آغاز میں فوج کے سربراہ جنرل دھیرج سیٹھ نے بھی اسپیئر کور کا دورہ کیا تھا۔ فوج نے ایکس پر ایک پوسٹ میں بتایا کہ انہوں نے تمام فارمیشنز کی آپریشنل تیاری اور سرحدی ترقی کے جاری اقدامات کا جائزہ لیا۔ انہیں فوج کی صلاحیتوں کو فروغ دینے اور جنگی استعداد کو مزید مضبوط بنانے کے لیے کیے گئے اقدامات کے بارے میں بھی بریفنگ دی گئی۔ 25 اگست کو قومی سلامتی کے مشیر اجیت ڈوبھال اور چین کے وزیر خارجہ وانگ یی نے بیجنگ میں ملاقات کی تھی۔ دونوں ممالک کے خصوصی نمائندوں کی حیثیت سے وہ سرحدی تنازع کے حل کے لیے مذاکرات کر رہے ہیں۔ ایک دن بعد اعلان کیا گیا کہ ہندوستان اور چین نے سرحد کی حد بندی اور سرحدی انتظام کے معاملے میں ابتدائی اور ٹھوس پیش رفت کے لیے بات چیت آگے بڑھانے پر اتفاق کیا ہے۔ دونوں ممالک نے مشرقی اور وسطی سیکٹروں میں دو نئی فوجی ہاٹ لائنز قائم کرنے، فوجی کمانڈ سطح کی ملاقاتوں کے لیے دو نئے میٹنگ پوائنٹس بنانے اور ستمبر میں سرحد پار دریاؤں سے متعلق اجلاس منعقد کرنے پر بھی اتفاق کیا۔ مشرقی اور وسطی سیکٹروں میں قائم کی جانے والی دو فوجی ہاٹ لائنز فوج کے لکھنؤ اور کولکاتا کمانڈ ہیڈکوارٹرز میں ہونے کا امکان ہے۔ اس کے علاوہ اتراکھنڈ کے جوشی مٹھ میں سینئر کمانڈر سطح کی بات چیت کے لیے ایک نیا بارڈر پرسنل میٹنگ (بی پی ایم) پوائنٹ قائم کیا جائے گا۔

اساتذہ ہمارے مستقبل کے حقیقی معمار ہیں: سنیترہ پوار

اساتذہ کی خدمات کا اعتراف اور طلبہ کی صلاحیتوں کی حوصلہ افزائی علم پر مبنی مضبوط معاشرے کی بنیاد ہے، ضلع کے مثالی اساتذہ اور باصلاحیت طلبہ کا اعزاز

پونے: ۵/ستمبر (پریس ریلیز): اساتذہ ہمارے مستقبل کے حقیقی معمار ہیں۔ ان کی وقف خدمات کا اعتراف اور طلبہ کی صلاحیتوں کی حوصلہ افزائی ایک مضبوط اور علم پر مبنی مالا معاشرے کی تعمیر کی پائیدار بنیاد ہے۔ ان خیالات کا اظہار مہاراشٹر کی نائب وزیر اعلیٰ سنیترہ اجیت پوار نے یوم اساتذہ کے موقع پر کیا۔ یوم اساتذہ کے موقع پر پونے کے بالیواڑی میں شری شیو چھترپتی کریڈا سنکل میں ضلع مثالی استاد ایوارڈ، صدر کپ اور اسکالرشپ امتحان کی ریاستی میرٹ لسٹ میں مقام حاصل کرنے والے طلبہ کے اعزاز کی تقریب منعقد ہوئی۔ اس موقع پر تعلیمی شعبے میں اپنی نمایاں خدمات کے ذریعے نئی نسل کو تعلیم یافتہ بنانے والے مثالی اساتذہ اور اسکالرشپ امتحان میں شاندار کامیابی حاصل کرنے والے باصلاحیت طلبہ کو سنیترہ پوار کے ہاتھوں اعزاز سے نوازا گیا۔ سنیترہ پوار نے کہا کہ مہاراشٹر کی ترقی میں تعلیم کو ہمیشہ اولین ترجیح دینے کا موقف آنجہانی اجیت دادا کا رہا ہے۔ دیہی علاقوں کے طلبہ کو معیاری، جدید اور عالمی معیار کی تعلیم فراہم کرنا ان کا خواب تھا۔ انہوں نے کہا کہ حکومت پونے ماڈل اسکول، ڈیجیٹل تعلیم اور مختلف جدید تعلیمی اقدامات کے ذریعے آنجہانی اجیت دادا کے اس تصور کو آگے بڑھانے کے لیے پرعزم ہے۔ انہوں نے کہا کہ پونے کو تعلیم کی پنڈری کہا جاتا ہے۔ مہاتما جیوتی با پھولے اور کرانتی جیوتی ساوتری بائی پھولے نے تعلیم کو عظیم ورثہ دیا، اسے آج ضلع پریشد اسکولوں کے ذریعے آگے بڑھایا جا رہا ہے۔ ان اسکولوں میں تعلیم حاصل کرنے والے بچے دیہی مہاراشٹر کی حقیقی طاقت ہیں۔ سنیترہ پوار نے کہا کہ بدلتے ہوئے دور کے تقاضوں کے پیش نظر طلبہ کو صرف نصابی اور کتابی علم تک محدود رکھنا کافی نہیں ہے۔ انہیں ہنرمندی پر مبنی اور روزگار پر مبنی تعلیم کے ساتھ ڈیجیٹل تعلیم اور مصنوعی ذہانت (AI) سے متعلق بنیادی آگاہی بھی فراہم کرنا ضروری ہے۔ انہوں نے کہا کہ موجودہ دور میں طلبہ کو مستقبل کے چیلنجوں کے لیے تیار کرنے میں ان جدید طریقوں کا اہم کردار ہے۔ انہوں نے اس موقع پر اعزاز حاصل کرنے والے باصلاحیت طلبہ کی کامیابی کو سراہتے ہوئے کہا کہ طلبہ اپنی کامیابی کی اسی روایت کو اسی طرح آگے بڑھائیں اور مستقبل میں بھی تعلیم کے میدان میں نمایاں کارکردگی کا مظاہرہ کریں۔ انہوں نے اساتذہ سے بھی اپیل کی کہ وہ علم کی روشنی پھیلانے کے اپنے مقدس فریضے کو مزید جوش و جذبے کے ساتھ جاری رکھیں۔ سنیترہ پوار نے تمام اساتذہ اور طلبہ کو نیک خواہشات پیش کرتے ہوئے ان کے روشن مستقبل اور مزید کامیابی کے لیے دلی مبارکباد دی۔

مجلس شوریٰ نے آسام واڈیشہ سیلاب میں ریلیف ورک کو امارتِ شرعیہ کی ایک مثالی خدمت قرار دیا

(۵/ستمبر: پریس ریلیز: پھلواری شریف) امارتِ شرعیہ بہار، اڈیشہ، جھارکھنڈ و مغربی بنگال کی مجلسِ شوریٰ میں امیرِ شریعت، مفکرِ ملت حضرت مولانا احمد ولی فیصل رحمانی صاحب نے فرمایا کہ حالیہ دنوں میں آئے آسام واڈیشہ کے تباہ کن سیلاب نے سبھوں کو جھنجھوڑ کر رکھ دیا، مصیبت کی اس گھڑی میں امارتِ شرعیہ کی امدادی ٹیموں نے منظم اور منصوبہ بند طریقے سے کئی دنوں تک راحت رسانی اور باز آبادکاری کا کام کیا، جس سے متاثر لوگوں نے بڑی حد تک راحت کی سانس لی، اس ریلیف ورک کو ارکانِ شوریٰ نے قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہوئے اس کو ایک تاریخ ساز اور مثالی خدمت قرار دیا، امارتِ شرعیہ کی یہ میٹنگ 3/ستمبر کو حضرت امیرِ شریعت مدظلہ العالی کی صدارت میں زوم ایپ پر منعقد ہوئی، جس میں 70/ سے زیادہ ممبرانِ شوریٰ نے شرکت کی اور زیرِ بحث ایجنڈوں پر اپنی رائے پیش کیں، چنانچہ ریاستِ جھارکھنڈ میں امارتِ شرعیہ کے متعدد وفود نے ایس آئی آر (SIR) مہم میں جو کارنامے انجام دیے اور مختلف مواضعات میں ہیلپ ڈیسک تشکیل دی، اس کی تفصیلات بھی سامنے آئیں، مجلس میں دینی مدارس کو درپیش چیلنجز اور اس کے تدارک کے لیے عملی اقدامات کے خاکے بھی بنائے گئے، اس وقت ملک میں اعلیٰ اخلاقی اقدار کا فقدان ہوتا جارہا ہے، اس لیے موجودہ حالات میں سیرتِ رسول کو عام کرنے کے لیے عملی تحریک کی ضرورت ہے، تاکہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف و کمالات اور سیرت و کردار سے عام لوگ واقف ہوسکیں۔ مجلسِ شوریٰ میں تمہیدی گفتگو کرتے ہوئے ناظمِ امارتِ شرعیہ بہار، اڈیشہ، جھارکھنڈ و بنگال مولانا مفتی محمد سعید الرحمٰن قاسمی نے کہا کہ کچھ اہم ایشوز سے ارکانِ شوریٰ کو واقف کرانے کے لیے زوم ایپ پر یہ میٹنگ رکھی گئی ہے، ان شاء اللہ اپنے وقت پر آف لائن میٹنگ ہوگی، جس میں دوسرے مسائل و امور پر بھی تبادلہ خیال کیا جائے گا، ناظم صاحب نے زیرِ بحث ایجنڈوں کا خلاصہ بھی پیش کیا، انہوں نے سیرت کے حولہ سے کہا کہ سیرت کے پیغام کو سوشل میڈیا پر خوب شیئر کیا جائے تاکہ لوگ اس سے مستفیض ہوسکیں، مولانا مفتی محمد انظار عالم قاسمی صدر قاضی شریعت مرکزی دارالقضاء نے کہا کہ سیرت کا پروگرام ہر مسجد میں رکھا جائے، لوگوں کو سیرت کی کتابیں پڑھنے اور حضور کی سنت کو زندگی میں عملی طور پر برتنے کی تلقین کی جائے، مولانا مفتی محمد سہراب ندوی نائب ناظم امارت شرعیہ نے سیرت کے پروگرام کو ضلع سے بلاک کی سطح تک چلانے پر زور دیا، مولانا پروفیسر شکیل احمد قاسمی نے مدارسِ اسلامیہ کے تعلق سے کہا کہ یہ مدارس دستورِ ہند کی دفعات 29/ اور 30 کے تحت قائم ہیں، اگر ہم لوگوں نے حکومت کے بنائے ہوئے اصول و ضوابط اور اس کے معیارات کو تسلیم کرلیا، تو آہستہ آہستہ ادارہ اپنی افادیت کھو دے گا اور ہمارے لیے ان کے معیارات پر پورا اترنا مشکل ہو جائے گا۔ اگر امارتِ شرعیہ اس سیلاب کو روکنے کے لیے کوئی مضبوط قدم اٹھائے، تو اس سے مدارس کی حفاظت ہوسکتی ہے، مولانا غلام صمدانی صاحب (اڈیشہ) نے کہا کہ مسلمانوں کے چھوٹے اور معصوم بچے اپنے وطن سے دور کسی دوسرے صوبے میں تعلیم کے لیے سفر کرتے ہیں، جنہیں دورانِ سفر پولیس کے عتاب کا شکار ہونا پڑتا ہے، اس کے لیے ہم لوگوں کو سوچنا چاہیے، اس پر ناظم صاحب نے کہا کہ حضرت امیر شریعت مدظلہ کی طرف سے مستقل اخبارات میں ہدایات دی جاتی ہیں کی چھوٹے بچے اپنے علاقہ کے ہی کسی مدرسہ میں تعلیم حاصل کریں اور باہر تعلیم کے لئے جانے سے گریز کریں، مولانا مفتی انور قاسمی قاضیِ شریعت رانچی نے کہا کہ جھارکھنڈ میں امارتِ شرعیہ نے ایس آئی آر کے تعلق سے مثالی خدمت انجام دی، اگر اس کو دستاویزی شکل دے دی جائے تو آنے والی نسلوں کے لیے سودمند ہوگا۔ انہوں نے مدارس کے تعلق سے کہا کہ وہاں کے اکثر مدارس جھارکھنڈ اکیڈمک کونسل کے تحت کام کر رہے ہیں اس سے بڑی دشواری پیدا ہو رہی ہے، مولانا مفتی محمد ثناء الہدیٰ قاسمی نائب ناظمِ امارتِ شرعیہ نے سیرت کی کتابوں کو مستقل مطالعہ میں رکھنے کی ضرورت بتلائی، مفتی احتکام الحق قاسمی، قائم مقام مفتی امارتِ شرعیہ نے حضور کی تعلیمات کو عام کرنے کے لیے مختصر ویڈیوز بنا کر عام کرنے کی ضرورت بتلائی، مولانا ابوالکلام شمسی قاسمی، سابق پرنسپل مدرسہ شمس الہدیٰ پٹنہ نے کہا کہ امارتِ شرعیہ کی کارکردگی رپورٹیں قابل ستائش ہیں، انہوں نے مزید کہا کہ حکومت ملحقہ مدارس کی آڑ میں آزاد مدارس پر بھی شکنجہ کسنا چاہتی ہے، یوپی اور آسام کی مثالیں ہمارے سامنے ہیں، ہم سب کو فکرمندی کے ساتھ کام کرنے کی ضرورت ہے، مولانا محمد صالحین ندوی رحمانی نے کہا کہ سیرتِ رسول کو عام کرنے کے لیے مدارس کے ساتھ اسکول میں بھی سیرت کا پروگرام رکھا جائے، مولانا محمد شفیق قاسمی امام ناخدا مسجد کلکتہ نے اسکول کے ہاسٹلوں میں بچوں کے درمیان سیرت کوئز کے پروگرام رکھنے اور انعامات دینے کی تجویز رکھی، جناب جاوید اقبال ایڈوکیٹ نے دستورِ ہند کی بنیادی دفعات کو مدارس کے نصابِ تعلیم میں شامل کرنے کی ضرورت بتلائی، تاکہ اقلیتوں کو ان کے حقوق سے واقفیت حاصل ہو، جناب ایس، ایم، شرف صاحب نے کہا کہ وقفے وقفے سے ہر جگہ سیرت کانفرنس منعقد کیے جائیں، جناب قاضی ضمیر الدین صاحب، کلکتہ نے کہا کہ بنگال میں غیر ملحقہ مدارس کی تعداد ملحقہ مدارس کے مقابلے میں زیادہ ہے، جس کو حکومتِ بنگال نے اپنے نشانے پر لے رکھا ہے، اور اس کے خلاف غیر اصولی باتیں کی جاتی رہتی ہے اس پر غور کرنے کی ضرورت ہے، مولانا محمد مشتاق علی مدھوبنی، حافظ محمد احتشام رحمانی، مولانا رحمت اللہ ندوی، مولانا وحید الزماں، مولانا ممتاز احمد بنگال، مولانا ظفر عالم اڈیشہ، جناب حاجی احسان الحق صاحب سپول نے بھی زیرِ بحث مسائل پر اپنی قیمتی آرا پیش کیں، مجلسِ شوریٰ میں صوبہ جھارکھنڈ میں ایس آئی آر کے عمل میں امارتِ شرعیہ کے کامیاب تعاون کی رپورٹ مولانا مفتی قیام الدین قاسمی نے پیش کی، جبکہ آسام ریلیف ورک کی کارکردگی کا خلاصہ معاون ناظم مولانا احمد حسین مدنی، قائدِ ریلیف ٹیم، آسام اور اڈیشہ کی رپورٹ مولانا عبد اللہ انس قاسمی نے سنائی، جس کو سن کر ارکانِ شوریٰ نے اطمینان کا اظہار کیا، اجلاس کا آغاز مولانا قیام الدین قاسمی کی تلاوتِ کلامِ پاک سے ہوا، تجویزِ تعزیت مولانا مفتی محمد ثناء الہدیٰ قاسمی نائب ناظم امارت شرعیہ نے پیش کی، اجلاس کی کارروائی مولانا مفتی محمد سہراب ندوی نائب ناظم امارت شرعیہ نے نہایت ہی خوش اسلوبی کے ساتھ چلائی، اجلاس میں معاون ناظم مولانا رضوان احمد ندوی بھی شریک رہے، آخر میں حضرت امیرِ شریعت مدظلہ العالی کی دعا پر مجلس اختتام پذیر ہوئی۔

آج محفل درود شریف وحلقہ ذکر

حیدرآباد: ۵/ستمبر (راست) خانقاہ صوفیہ ابوالعلائیہ، منڈی میر عالم اندرون کمان اپلچی بیگ میں آج بروز اتوار کو 11:30 بجے دن ہفتہ واری محفل درود شریف وحلقہ ذکر منعقد ہے۔ مولانا صوفی ارشد چشتی ابوالعلائی (سجادہ نشین خانقاہ صوفیہ ابوالعلائیہ، منڈی میر عالم) حلقہ ذکر کروائیں گے۔ عامتہ المسلمین سے شرکت کی خواہش ہے۔

بنڈلہ گوڑہ میں آج قرأت واذاں کی تربیت

حیدرآباد: ۵/ستمبر (راست) جامع مسجد ذاکر حسین طاہر، راجیو گاندھی نگر، دستگیر نگر، بنڈلہ گوڑہ میں آج بروز اتوار، بعد نماز ظہر مفت قرأت واذاں کی تربیت دی جارہی ہے۔ نگرانی قاضی سراج مدنی سہروردی کریں گے۔ خواہشمند حضرات سے شرکت کی اپیل ہے۔

بین الاقوامی یوم روشنی پر اسکولی طلبہ کیلئے سائنسی مقابلہ

حیدرآباد: ۵/ستمبر (راست) تلنگانہ سائنس فیئر اکیڈمی کے زیرِ اہتمام یونیسکو کے اشتراک سے بین الاقوامی یوم روشنی 2026 کے موقع پر اسکولی طلبہ کے لیے سائنسی تحقیقی منصوبوں کا مقابلہ منعقد کیا جارہا ہے۔ موضوع "روشنی سے تخلیقی اختراع تک: روشن مستقبل کی طرف" مقرر کیا گیا ہے۔ مقابلہ 22 ستمبر 2026 کو صبح 10 بجے تا دوپہر ایک بجے، اذان انٹرنیشنل اسکول، ٹولی چوکی میں منعقد ہوگا۔ چہارم تا دہم جماعت کے طلبہ حصہ لے سکتے ہیں۔ منصوبوں کا جائزہ سائنس دانوں اور ماہرین پر مشتمل کمیٹی سائنسی و انجینئرنگ طریقہ کار، تخلیقی صلاحیت اور تحقیقی اصولوں کی بنیاد پر لے گی۔ بہترین منصوبے پیش کرنے والے طلبہ کو انعامات اور اسناد دی جائیں گی۔ اکیڈمی کے صدر ڈاکٹر عزیز الرحمٰن خان نے اسکول پرنسپلس اور ہیڈ ماسٹرس سے طلبہ کی شرکت کی حوصلہ افزائی کی اپیل کی ہے۔

غالب انسٹی ٹیوٹ اور قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان کے زیرِ اہتمام سہ روزہ بین الاقوامی ریسرچ اسکالر سمینار جاری

دہلی: ۵/ستمبر (راست): غالب انسٹی ٹیوٹ اور قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان کے زیر اہتمام سہ روزہ بین الاقوامی ریسرچ اسکالر سمینار جس کا افتتاحی اجلاس 4 ستمبر کی شام کو ہوا تھا، 5 ستمبر کو سمینار کے چار اجلاس منعقد ہوئے۔ پہلے اجلاس کی صدارت شعبہ اردو جواہر لال نہرو یونیورسٹی کی استاد ڈاکٹر سفینہ نے کی۔ اپنی گفتگو کے دوران انہوں نے کہا غالب انسٹی ٹیوٹ کا ریسرچ اسکالر سمینار نئے لکھنے والوں کے لیے تربیت کا بہترین موقع ہے۔ میں خود اس سمینار میں بطور مقالہ خواں شرکت کر چکی ہوں اور آج صدر کی حیثیت سے شریک ہونا ایک جذباتی لمحہ ہے۔ اس اجلاس میں محترمہ افزا النقوی نے 'روہیل کھنڈ میں فارسی زبان و ادب کی تاریخ'، جناب سہیل رضا نے 'اٹھارہویں صدی کے لکھنؤ کے رسوم وآداب: تاریخ شاہیہ نیشا پوریہ کی روشنی میں'، جناب ساجد انصاری نے 'اٹھارہویں صدی کے اسالیب نثر: ایک تجزیاتی مطالعہ'، جناب آصف جمال نے 'وارث علوی کی تنقید نگاری' کے موضوع پر مقالات پیش کیے۔ اس اجلاس کی نظامت ڈاکٹر صائمہ ثمرین نے کی۔ دوسرے اجلاس کی صدارت شعبہ اردو جامعہ ملیہ اسلامیہ کے استاد ڈاکٹر جاوید حسن نے کی۔ صدارتی تقریر میں انہوں نے کہا ایک اسکالر کی تعمیر میں اساتذہ کے ساتھ اداروں کا بھی اہم کردار ہوتا ہے۔ غالب انسٹی ٹیوٹ کے اس سمینار میں ہم صرف خیالات کی سطح پر اپنی اصلاح نہیں کرتے بلکہ اس کی بہتر پیش کش کا سلیقہ بھی سیکھتے ہیں۔ اس اجلاس میں جو مقالے پیش کیے گئے ان سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ نئے اسکالر کے موضوعات میں جدت بھی ہے اور چیلنج کو قبول کرنے کا رویہ بھی ہے۔ اس اجلاس میں جناب تنویر خان نے 'ہاجرہ مسرور کے افسانوں میں انسانی نفسیات کی عکاسی'، محترمہ رفعت گلزار نے 'اکیسویں صدی کی خواتین افسانہ نگاروں میں سماجی شعور'، محترمہ صائمہ انصاری نے 'اردو افسانوں میں اودھی تہذیب'، محترمہ ہما سیفی نے 'غلام حسین طباطبائی شخصیت عہد اور تاریخ نگاری' اور جناب محمد مہتاب عالم نے 'غیاث احمد گدی اور الیاس احمد گدی کی فکشن نگاری' کے عنوان سے مقالے پیش کیے۔ اس اجلاس کی نظامت ڈاکٹر امیر حمزہ نے کی۔ تیسرے اجلاس کی صدارت ڈاکٹر مشتاق عالم قادری نے کی۔ انہوں نے کہا سکھ دکھ کی کہانی سب کی کہانی ہے لیکن ایک دوسرے کو جو چیز جوڑتی ہے وہ زبان ہے۔ مقامی زبان کی اہمیت کو نئے تعلیمی پالیسی بھی خاص اہمیت دیتی ہے۔ لہٰذا مقامی زبان کے ساتھ عالمی رابطے کی زبان پر بھی عبور ضروری ہے۔ اس اجلاس میں محترمہ افشانہ غمگین بشیر نے 'میر تقی میر اور رسول میر تقابلی مطالعے کی چند جہتیں'، جناب یاور احمد شیخ نے 'مابعد نوآبادیاتی تنقید: معنویت اور اہمیت'، محترمہ کنیز فاطمہ نے 'پیغام آفاقی بحیثیت ناول نگار'، جناب مصطفی علاء الدین محمد علی (مصر) نے 'اردو اور عربی کے منتخب سماجی اور سیاسی ناولوں کا تقابلی مطالعہ' کے عنوان سے مقالے پیش کیے۔ اس اجلاس کی نظامت ڈاکٹر نورین علی حق نے کی۔ چوتھے اجلاس کی صدارت ڈاکٹر خان محمد آصف نے کی۔ صدارتی تقریر میں انہوں نے کہا نئی نسل کے لیے یہ تصور رکھنا کہ وہ مطالعہ نہیں کرتی اور غور و فکر سے کام نہیں لیتی بالکل غلط رویہ ہے۔ نئی نسل مطالعہ بھی کرتی ہے اور اس کے سوچنے کے اپنے انداز بھی ہیں۔ یہ ضروری نہیں کہ نئی نسل بھی انہی خطوط پر سوچے جس پر پہلے والوں کی فکر کا دارومدار تھا۔ یہ اختلاف ہی نئے نتائج کا دروازہ کھولتے ہیں۔ اس اجلاس میں جناب محمد یوسف نے 'معاصر اردو افسانے میں شناخت کا بیانیہ'، جناب محمد نوشاد احمد نے 'اکیسویں صدی میں مہجری اردو شاعری'، محترمہ نکہت پروین نے 'اکیسویں صدی کے منتخب افسانوں میں بدلتے سماج کا منظرنامہ'، محترمہ منیر محمدی نے 'قرۃ العین حیدر کے ناول ابوالکلام قاسمی کی نظر میں' کے عنوان سے مقالہ پیش کیا۔ اس اجلاس کی نظامت ڈاکٹر فیضان الحق نے کی۔ سمینار کے بقیہ اجلاس 6 ستمبر کو صبح دس بجے سے شام پانچ بجے تک ہوں گے۔

مولانا امین احمد خان چترویدی اپنی ذات میں ایک انجمن تھے: حضرت امیرشریعت

(۵/ستمبر: پریس ریلیز: پھلواری شریف) بہار کے مشہور و معروف عالم دین اور مایہ ناز شیریں خطیب و مقرر حضرت مولانا امین احمد خان چترویدی طویل علالت کے بعد 3/ستمبر 2026ء کو اپنے رفیق اعلیٰ سے جاملے، اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ، ان کے وصال پر امارتِ شرعیہ، بہار، اڈیشہ و جھارکھنڈ کے امیر شریعت حضرت مولانا احمد ولی فیصل رحمانی صاحب مدظلہ نے دلی صدمے کا اظہار کرتے ہوئے اپنے تعزیتی پیغام میں فرمایا کہ مولانا اپنی ذات میں ایک انجمن تھے، ان کا دینی اداروں، ملی جماعتوں اور خانقاہوں سے بڑا گہرا قلبی تعلق تھا، وہ ایک بلند پایہ خطیب بھی تھے، ان کی تقریریں شگفتگی اور چاشنی سے لبریز ہوتیں، اس کے ذریعے وہ اصلاحِ باطن بھی فرمایا کرتے تھے، آپ کا امارتِ شرعیہ اور خانقاہ رحمانی مونگیر سے عقیدت مندانہ تعلق بھی تھا، جس کو انہوں نے زندگی بھر سنبھال کر رکھا، ان کی وفات سے ایک بڑا خلا پیدا ہوا ہے، اللہ تعالیٰ مولانا کی نیکیوں کو قبول فرمائے اور جنت الفردوس میں جگہ عنایت فرمائے۔ مولانا کے سانحۂ ارتحال پر نائب امیر شریعت امارتِ شرعیہ، بہار، اڈیشہ وجھارکھنڈ مولانا محمد شمشاد رحمانی قاسمی نے کہا کہ مولانا کی زندگی تکلف وتصنع اور ظاہرداری سے پاک تھی، سادگی، زہدداری اور قناعت ان کی زندگی کا امتیازی وصف تھا، ان سے میری متعدد ملاقاتیں رہی ہیں، ان کے لہجے میں شائستگی اور مسکراہٹ میں دلکشی اور معنویت تھی، جس سے اپنائیت کا احساس ابھرتا تھا، اللہ انہیں اپنے جوارِ رحمت میں جگہ عنایت فرمائے، ناظم اعلیٰ امارتِ شرعیہ، بہار، اڈیشہ وجھارکھنڈ مفتی محمد سعید الرحمٰن قاسمی نے کہا کہ مولانا کا امارتِ شرعیہ اور یہاں کے اکابر سے بڑا گہرا تعلق تھا، یہی وجہ ہے کہ دورۂ وفد امارتِ شرعیہ میں آپ شریک ہو کر امارت شرعیہ کے پیغام کو لوگوں تک پہونچاتے، یہ ان کے اخلاص وللہیت کا ثمرہ تھا، امارتِ شرعیہ کے سبھی اصحاب اس سانحے پر سوگوار ہیں اور اس غمناک حادثے پر اہلِ خانہ سے اظہارِ تعزیت کرتے ہیں، حضرت مولانا کی پیدائش 1938ء میں بیگوسرائے میں ہوئی، ابتدائی تعلیم مدرسہ بدر الاسلام میں پائی اور مظاہر العلوم سہارنپور سے فضیلت حاصل کی، پھر اصلاحی تحریکات سے وابستہ ہو گئے، عرصہ تک حاجی پور میں دعوتی کام انجام دیتے رہے اور اصلاح وتنظیم سے جڑے رہے، ایسی شخصیت کا اٹھ جانا ایک علمی خسارہ ہے، قاضی شریعت مرکزی دارالقضاء امارت شرعیہ جناب مولانا محمد انظار عالم قاسمی نے کہا کہ مولانا مرحوم علاقہ اور بہار کے اکثر اصلاحِ معاشرہ کے جلسوں میں شرکت فرماتے، مدرسوں کی تعلیمی کانفرنسوں کو زینت بخشتے اور اردو میں تقریریں کرتے، سنسکرت زبان میں بھی اللہ کی وحدانیت اور رسول کی رسالت کے دلائل پیش کرتے، جس سے لوگ بے حد متاثر ہوتے، ایسی جامع شخصیت کا اٹھ جانا ایک علمی خسارہ ہے، اللہ تعالیٰ ان کی نیکیوں کو شرفِ قبولیت بخشے، قارئین کرام سے دعائے مغفرت کی درخواست ہے۔

صحافیوں کی آواز دبانا جمہوریت کی آواز دبانے کے مترادف: ایکتا سنگھٹنا

"دہلی میں دو خاتون صحافیوں سے مبینہ بدسلوکی و مارپیٹ کے خلاف جلگاؤں میں احتجاج، آزادانہ تحقیقات کا مطالبہ"

جلگاؤں: ۵/ستمبر (عقیل خان بیاولی): دہلی میں خاتون صحافیوں شاہین خان اور نفیسہ خان کے ساتھ پولیس کی جانب سے مبینہ مارپیٹ اور مذہبی شناخت سے متعلق مبینہ پوچھ گچھ کے معاملے پر صحافتی آزادی، شہری حقوق اور پولیس کی جواب دہی سے متعلق سوالات اٹھنے لگے ہیں۔ اسی کے خلاف جلگاؤں میں ایکتا تنظیم کی جانب سے شیو چھترپتی مہاراج چوک پر احتجاج کیا گیا اور معاملے کی آزادانہ، غیر جانب دار اور شفاف تحقیقات کا مطالبہ کیا گیا۔ سنگھٹنا نے صدرِ جمہوریہ، مرکزی وزیر داخلہ، قومی انسانی حقوق کمیشن، قومی اقلیتی کمیشن اور پریس کونسل آف انڈیا سے معاملے کا فوری نوٹس لینے کی اپیل کی۔ تنظیم کے مطابق پولیس کی جانب سے وی آئی پی راستے میں مبینہ رکاوٹ کا دعویٰ کیا گیا ہے، جبکہ دونوں صحافیوں نے پولیس پر مبینہ مارپیٹ کے الزامات عائد کیے ہیں۔ ایسے میں حقیقت کا تعین الزام تراشی کے بجائے سی سی ٹی وی فوٹیج، موبائل ویڈیوز، دستیاب شواہد اور آزادانہ طبی معائنے کی بنیاد پر کیا جانا چاہیے۔ ایکتا کے رابطہ کار فاروق شیخ نے کہا کہ آئین ہر شہری کو مساوات، عزت اور انصاف کا حق دیتا ہے۔ تنظیم کسی فریق کو تحقیقات مکمل ہونے سے قبل قصوروار قرار دینے کے حق میں نہیں، تاہم اگر تحقیقات میں کسی پولیس اہلکار کا کردار قانون کے خلاف ثابت ہوتا ہے تو اس کے خلاف قانونی اور محکمانہ کارروائی ہونی چاہیے۔ تنظیم کی نازیہ شیخ نے کہا کہ یہ معاملہ صرف دو خاتون صحافیوں تک محدود نہیں بلکہ جمہوریت کی بنیادی روح سے وابستہ ہے۔ سوال یہ ہے کہ صحافی اقتدار سے کس حد تک آزادی کے ساتھ سوال کر سکتے ہیں اور کیا کسی شہری کی مذہبی شناخت اس کے ساتھ ہونے والے سلوک کو متاثر کر سکتی ہے۔ انہوں نے کہا، "اقتدار سے سوال کرنا جرم نہیں، صحافت کرنا جرم نہیں اور مذہبی شناخت رکھنا بھی جرم نہیں۔ قانون سے بالاتر کوئی نہیں ہوسکتا۔" احتجاج کے دوران "دہلی پولیس ہائے ہائے"، "دہلی پولیس کے خلاف کارروائی ہونی چاہیے"، "خواتین کو تحفظ ملنا چاہیے" اور "سچی صحافت زندہ باد" جیسے نعرے لگائے گئے۔ احتجاج مفتی خالد کی رہنمائی میں منعقد ہوا۔ اس موقع پر، تقدیس شیخ، مہرین شیخ، عالیہ شیخ، طاہرہ صادق، سکینہ اسماعیل، ربین حارث، ثمین نعیم اور شاہین رئیس سمیت متعدد خواتین جبکہ حافظ عبدالرحیم پٹیل، ایڈووکیٹ آویش شیخ، متین پٹیل، مظہر خان، عارف دیشمکھ، رزاق پٹیل، سعید شیخ، رؤف رحیم، مولانا شفیق پٹیل، مجاہد خان، غفران مولانا، دانیال شیخ، امین شیخ، امیر اور دیگر کارکنان موجود تھے۔

ملّت اسکول میں یومِ اساتذہ پر طلبہ نے سنبھالی تعلیمی وانتظامی ذمہ داریاں

جلگاؤں: ۵/ستمبر (عقیل خان بیاولی): ملّت ہائی اسکول اینڈ جونیئر کالج، مہرون، جلگاؤں میں یوم اساتذہ کے موقع پر منفرد تعلیمی سرگرمی کا انعقاد کیا گیا۔ اس موقع پر دسویں اور بارہویں جماعت کے 100 سے زائد طلبہ و طالبات نے ایک دن کے لیے اساتذہ و انتظامی عملے کی ذمہ داریاں سنبھالیں اور تدریس کے ساتھ اسکول کے مختلف انتظامی امور بحسن وخوبی انجام دیے۔ جماعت دہم کے طالب علم عذیر عبدالوحید شاہ نے صدر مدرس، توحسان صابر شاہ نے سپروائزر کی ذمہ داری نبھائی۔ اس سرگرمی کا مقصد طلبہ میں قیادت، نظم وضبط، احساسِ ذمہ داری اور تدریسی صلاحیتوں کو فروغ دینا تھا۔ بعد ازاں ہر جماعت نے اپنے کلاس ٹیچر کی رہنمائی میں فوڈ فیسٹیول کے تحت کینٹین قائم کی، جہاں مختلف لذیذ غذائی اشیا فروخت کی گئیں۔ اس سرگرمی کے ذریعے طلبہ کو خرید و فروخت، نفع ونقصان اور تجارتی معاملات کا عملی تجربہ حاصل ہوا۔ کینٹین کا افتتاح اسکول انتظامیہ کے صدر محمد رفیق شاہ نے فیتہ کاٹ کر کیا۔ اس موقع پر انتظامیہ کے ذمہ داران، شیخ ایاز الدین حکیم الدین، نثار کھاٹک، صدرِ مدرس حفیظ منیار، سپروائزر رسید مختار، سابق صدر معلمہ عفیفہ شاہین اور دیگر اساتذہ موجود تھے۔ سرگرمیوں کی منصوبہ بندی و انتظام میں سید مظہر عالم اور مسفرہ میڈم نے اہم کردار ادا کیا، جملہ اسٹاف کا تعاون حاصل رہا۔ طلبہ نے اساتذہ وغیر تدریسی عملے کو تحائف پیش کر کے ان سے اپنی عقیدت وتشکر کا اظہار بھی کیا۔

کے۔کے۔اردو گرلز ہائی اسکول میں یومِ اساتذہ جوش وخروش سے منایا گیا

جلگاؤں: ۵/ستمبر (عقیل خان بیاولی): انجمن خدمتِ خلق کے زیرانتظام کے۔کے۔اردو گرلز ہائی اسکول و ڈاکٹر شاہین قاضی جونیئر کالج میں سابق صدرِ جمہوریہ ڈاکٹر سروپلی رادھا کرشنن کی یومِ پیدائش کے موقع پر یومِ اساتذہ جوش وخروش کے ساتھ منایا گیا۔ صدرِ معلمہ تنویر جہاں شیخ کی رہنمائی میں منعقدہ اس پروگرام میں دسویں تا بارہویں جماعت کی طالبات نے اساتذہ اور غیر تدریسی عملے کے فرائض انجام دے کر تدریسی امور کا عملی تجربہ حاصل کیا۔ اس موقع پر بارہویں جماعت کی طالبہ بشریٰ سید نے پرنسپل، جبکہ دسویں جماعت کی طالبہ علیینہ فاطمہ نے صدرِ معلمہ کی ذمہ داری نبھائی۔ طالبات کے لیے مینا بازار بھی منعقد کیا گیا، جہاں انہوں نے مختلف غذائی اشیا تیار کر کے فروخت کیں۔ اس سرگرمی کے ذریعے طالبات کو کاروباری لین دین اور عملی معاملات کی تربیت حاصل ہوئی۔ اساتذہ وغیر تدریسی عملے کے فرائض انجام دینے والی طالبات کی صدرِ معلمہ تنویر جہاں شیخ کے ہاتھوں حوصلہ افزائی کی گئی۔

آج ہمیں سب سے زیادہ فکر اپنی نئی نسل کے بارے میں کرنے کی ضرورت ہے

جلگاؤں: 5/ستمبر 2026 (پریس ریلیز) آج یہاں مسجد فاطمہ، مدرسہ انوار العلوم، مہرون جلگاؤں میں جمعیۃ علماء کے زیرِ اہتمام دینی تعلیمی تربیتی ورکشاپ کا انعقاد عمل میں آیا۔ یہ اہم تربیتی پروگرام حضرت مولانا حافظ محمد ندیم صدیقی صاحب (صدر جمعیۃ علماء مہاراشٹر) کی سرپرستی اور مولانا مفتی محمد روشن شاہ صاحب قاسمی (صدر دینی تعلیمی بورڈ مہاراشٹر) کی صدارت میں منعقد ہوا۔ جس میں ضلع جلگاؤں کے تمام تعلقوں کے جمعیۃ علماء اور دینی تعلیمی بورڈ کے صدور ونظماء اور اراکین نے بڑی تعداد میں شرکت کی۔ مفتی مسعود اختر صاحب قاسمی، صدر دینی تعلیمی بورڈ ضلع جلگاؤں نے استقبالیہ کلمات پیش کرتے ہوئے تمام علماء، ائمہ، معلمین اور شرکائے اجلاس کا خیر مقدم کیا اور دینی تعلیم کے فروغ کے لیے ان کی شرکت پر اظہارِ تشکر کیا۔ انہوں نے اجلاس کے اغراض و مقاصد بیان کرتے ہوئے کہا کہ موجودہ دور میں نئی نسل کو دینی تعلیم سے جوڑنا، مکاتب کے نظام کو مضبوط و منظم کرنا، معلمین کی تربیت کرنا اور بچوں کے ساتھ ساتھ بڑوں اور خواتین میں بھی دینی بیداری پیدا کرنا وقت کی اہم ضرورت ہے۔ انہوں نے اس عزم کا اظہار کیا کہ دینی تعلیمی بورڈ کی رہنمائی میں ضلع جلگاؤں میں دینی تعلیم کو عام کرنے اور مکاتب کو مؤثر بنانے کے لیے منظم جدوجہد جاری رکھی جائے گی۔ اس موقع پر مولانا حافظ ندیم صدیقی صاحب نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ آج ہمیں سب سے زیادہ فکر اپنی نئی نسل کے بارے میں کرنے کی ضرورت ہے۔ ہمارے بچے جدید تعلیم حاصل کر رہے ہیں، موبائل فون استعمال کر رہے ہیں، انٹرنیٹ اور سوشل میڈیا کی دنیا میں زندگی گزار رہے ہیں، مختلف تہذیبوں، نظریات اور افکار سے متاثر ہو رہے ہیں۔ ایسے ماحول میں اگر ان کے پاس قرآن، حدیث، بنیادی عقائد، اسلامی آداب اور سیرتِ نبوی ﷺ کا مضبوط علم نہ ہو تو ان کے ایمان، کردار اور اسلامی تشخص کو خطرات لاحق ہو سکتے ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ اگر مکتب مضبوط ہوگا تو ہماری نسل مضبوط ہوگی، اور اگر مکاتب کمزور ہو گئے تو آنے والی نسل کے دینی مستقبل کے بارے میں ہمیں سنجیدگی سے سوچنا ہوگا۔ مفتی محمد روشن شاہ صاحب قاسمی نے اپنے صدارتی خطاب میں دینی تعلیم کی اہمیت پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ مکتب کا نظام صرف بچوں تک محدود نہیں ہونا چاہیے، بلکہ بڑوں اور خواتین کے لیے بھی باقاعدہ دینی تعلیم کا انتظام ضروری ہے۔ آج ضرورت ہے کہ بچوں کے ساتھ والدین اور گھریلو خواتین بھی قرآنِ کریم، بنیادی عقائد، عبادات اور اسلامی احکام سے واقف ہوں۔ انہوں نے کہا کہ جب گھر کے بڑے دین سے وابستہ ہوں گے تو اس کے مثبت اثرات نئی نسل کی تربیت پر بھی پڑیں گے۔ اس لیے ہر محلے میں بچوں، بڑوں اور خواتین کے الگ الگ مکاتب قائم کر کے دینی تعلیم کو عام کیا جائے۔ مولانا ناصر عمر صاحب قاسمی، ناظمِ تنظیم دینی تعلیمی بورڈ جنوب ہند نے "مثالی مسجد" اور اسکول ایجوکیشن کا نظام کے عنوان پر گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ مسجد صرف نماز ادا کرنے کی جگہ نہیں بلکہ دینی تعلیم، اصلاح وتربیت، اخلاقی ومعاشرتی رہنمائی اور نسل نو کی دینی تشکیل کا مرکز ہونی چاہیے۔ ہر مسجد میں بچوں کے لیے مکتب، بڑوں اور خواتین کے لیے دینی تعلیم اور عوام کی اصلاح وتربیت کا مستقل انتظام ہونا چاہیے۔ مفتی ظفر مسعود صاحب قاسمی، مرکزی معاون دینی تعلیمی بورڈ ہند نے "مکتب میں طریقۂ تعلیم اور اساتذہ کرام کی ذمہ داریاں" کے عنوان پر گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ مکتب کی تعلیم میں بچوں کی عمر، ذہنی استعداد اور نفسیاتی کیفیت کو سامنے رکھتے ہوئے آسان، دلچسپ اور مرحلہ وار طریقۂ تعلیم اختیار کیا جائے۔ صرف سبق یاد کرانا مقصد نہ ہو بلکہ بچوں میں دین کی محبت، قرآن سے وابستگی، عبادات کی پابندی اور اچھے اخلاق پیدا کرنا بھی تعلیم کا بنیادی حصہ ہو۔ اجلاس کا آغاز قاری محمد قاسم فلاحی استاد تجوید مدرسہ سروج الاسلام، مارول کی تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ مولانا صدیق صاحب (صدر جمعیۃ علماء ناچن کھیڑا) نے نعت پاک پیش کی، مولانا نور محمد صاحب اشاعتی (صدر جمعیۃ علماء ضلع جلگاؤں) نے تحریکِ صدارت پیش کی، مولانا محمد عمران صاحب مظاہری (نائب صدر جمعیۃ علماء ضلع جلگاؤں) نے تائیدِ صدارت پیش کی، حافظ محمد انس صاحب (صدر جمعیۃ علماء فیض پور) نے نظامت کا فریضہ انجام دیا، اجلاس کو کامیاب بنانے میں جمعیۃ علماء ضلع جلگاؤں کے جملہ عہدے داران واراکین خاص طور پر مولانا نور محمد صاحب، مولانا مفتی مسعود اختر صاحب مولانا عمران صاحب حافظ مختار پٹیل صاحب، قاضی ظہیر صاحب، انیس بھائی و دیگر نے اہم کردار ادا کیا، مفتی سید ارشد ملی صاحب نے مہمان کرام اور شرکاء اجلاس کا شکریہ ادا کیا، مفتی روشن شاہ صاحب کی دعاء پر اجلاس کا اختتام عمل میں آیا۔

کشمیر بین الاقوامی فلم فیسٹیول کی میزبانی کرے گا

سری نگر۔5/ستمبر۔ایم این این۔جموں وکشمیر کے حکام نے کہا کہ وہ "فلم سیاحت کو فروغ دینے" کی کوشش کر رہے ہیں کیونکہ کشمیر 7 ستمبر سے شروع ہونے والے چار روزہ بین الاقوامی فلم فیسٹیول کی میزبانی کرنے والا ہے۔ جوائنٹ ڈائریکٹر انفارمیشن، کشمیر، سید شاہنواز بخاری نے بالی ووڈ اور کشمیر کے درمیان "مضبوط تعلق" کو یاد کیا۔ انہوں نے کہا کہ گزشتہ ایک ماہ سے ہم اس پر کام کر رہے ہیں، اور یہ پبلک ڈومین میں بھی ہے۔ فلم فیسٹیول، بالی ووڈ اور کشمیر کے درمیان فطری تعلق کو مضبوط کرنے کے لیے کشمیر کی حکومت کی ایک بہت اچھی کوشش ہے۔ بالی ووڈ کا کشمیر کے ساتھ گہرا تعلق ان فلموں کے ذریعے تھا جن کی شوٹنگ یہاں کی گئی تھی، لیکن کچھ ناخوشگوار حالات کی وجہ سے اس سرگرمی میں کمی آئی۔ کشمیر زون کے جنرل آف پولیس سوجیت کمار نے جمعہ کو فلم فیسٹیول کے لیے سیکورٹی جائزہ اجلاس کی صدارت کی۔ اجلاس میں سیکورٹی کے انتظامات کو مضبوط بنانے اور میلے کے پرامن اور محفوظ انعقاد کے لیے جامع تیاریوں کو یقینی بنانے پر توجہ مرکوز کی گئی۔

قومی نظراتیہ بیداری پندرہواڑے کے موقع پر لائنز نیتر ہسپتال کی ریلی کو پرجوش پذیرائی

ناندیڑ: ۵/ستمبر (ورق تازہ نیوز): قومی نظراتیہ بیداری سے اندھے پن پر فتح کے وسیع تصور کے تحت ہفتہ کے روز جنگم واڑی میں واقع لائنز نیترا ہسپتال سے ریلی کا آغاز ہوا۔ اس ریلی کا افتتاح لائنز کلب انٹرنیشنل صوبہ 3234H2 کے اول نائب صوبہ پال PMJF لائن یوگیش جیسوال کے ہاتھوں ہری جھنڈی دکھا کر کیا گیا۔ انسان کی زندگی ختم ہونے کے بعد بھی اس کی آنکھوں سے دوسرے کی زندگی میں روشنی ہو سکتی ہے۔ موت کے بعد بھی کسی شخص کو بینائی عطا کرنے کا یہ انوکھا انسانیت نواز جذبہ زیادہ سے زیادہ شہریوں تک پہنچانا اس ریلی کے انعقاد کا مقصد تھا۔ نظراتیہ صرف ایک طبی عمل نہیں ہے بلکہ موت کے بعد بھی امر ہو جانے کا انسانیت نواز جذبہ ہے۔ یہی اس ریلی کا جذباتی مرکز تھا۔ بہت سے لوگوں کی نظراتیہ کی خواہش ہوتی ہے لیکن اس کے متعلق معلومات کی کمی یا کچھ غلط فہمیوں کی وجہ سے وہ آگے نہیں آپاتے۔ ان اور دیگر غلط فہمیوں کو دور کرنے کے لیے نیتر ہسپتال کے عملے نے مہاتما پھولے چنا کے سامنے ایک بہترین پتھ ناٹک پیش کیا۔ نظراتیہ سے متعلق غلط فہمیاں دور کرنے والے اور نظراتیہ کی ترغیب دینے والے پلے کارڈز ہاتھ میں لے کر نعرے لگاتے ہوئے تمام لائنز کلب کے عہدیداران مختلف سماجی اداروں کے عہدیداران، معزز شہری، ہسپتال کے ڈاکٹرز، ٹیکنیشن اور عملہ اس ریلی میں شریک ہوئے۔ انتہائی منظم طریقے سے منصوبہ بندی کی گئی اس ریلی کا اختتام پرانے موونڈھے میں ہوا۔ ریلی کو کامیاب بنانے کے لیے بنیادی طور پر نندی گرام لائنز ٹرسٹ کے صدر لائن راجیش لوٹیا، سیکریٹری لائن اپڈ۔ پروین اگروال، خزانچی لائن ارون توشنی وال کے ساتھ سابق صدر لائن نتیانند مہیا و عہدیداران، لائنز کلب ناندیڑ فیملی کے تمام عہدیداران وممبران لائنز کلب ناندیڑ کے صدر لائن مہش بھارتیہ، سیکریٹری لائن سرور خان، لائن ہرشد شاہ، لائن ابھی مہیشوری، لائن رزاق ورشانی، لائن مشتاق شریف میہتا ورہسپتال کے ڈاکٹرز، انتظامی افسران وعملے نے خصوصی محنت کی۔

ڈی جے کے شور کا کوئی حل نکالنا ہوگا: وزیر اعلیٰ

پونے: ۵/ستمبر (ایجنسی) "تہواروں اور تقریبات کے دوران تشدد مناسب نہیں ہے۔ [illegible] تعلق سے ضرور کوئی پالیسی بنائی جائے گی۔" یاد رہے کہ ایک روز قبل پونے میں ودیا نند ہائیٹ [illegible]

غیر قانونی ریت کانکنی کے خلاف ناندیڑ دیہی پولیس کی بڑی کاروائی

2/ٹرک سمیت 2/کروڑ 16/لاکھ روپے سے زائد کا سامان ضبط

ناندیڑ: ۵/ستمبر (ورق تازہ نیوز): ضلع میں غیر قانونی معمولی معدنیات کی کانکنی اور نقل وحمل پر قابو پانے کے لیے ناندیڑ کے پولیس سپرنٹنڈنٹ ڈاکٹر نیلاب روہن کی ہدایت پر جاری خصوصی مہم کے تحت ناندیڑ دیہی پولیس نے ریت مافیا کے خلاف بڑی کاروائی کی ہے۔ گوداوری ندی کے پمپل گاؤں اور بھنگی شوار علاقے میں غیر قانونی طور پر ریت نکال کر منتقل کرنے والوں کے خلاف کاروائی کرتے ہوئے پولیس نے مجموعی طور پر 2 کروڑ 16 لاکھ 10 ہزار روپے مالیت کا سامان ضبط کیا ہے۔ 4 ستمبر 2026 کو ناندیڑ دیہی پولیس اسٹیشن کی کرائم انویسٹی گیشن ٹیم کے افسران اور اہلکاران کی گشت کے دوران غیر قانونی کاروبار کے خلاف کاروائی کر رہے تھے۔ اسی دوران خفیہ اطلاع ملنے پر پولیس ٹیم نے پمپل گاؤں سے وڈی پتی جانے والی سڑک پر جال بچھایا۔ اسی دوران ریت کی غیر قانونی نقل وحمل کرنے والے دو ہائی وے ٹرک پولیس کے ہاتھ لگے۔ ان میں ٹاٹا کمپنی کا ہائی وے ٹرک نمبر MH-26-CH-7086 اور بھارت بینز ہائی وے ٹرک نمبر MH-26-CH-2409 شامل ہیں۔ دونوں ٹرکوں میں تقریباً 5-5 براس ریت موجود تھی، جس کی مجموعی مالیت تقریباً 90 لاکھ 50 ہزار روپے بتائی گئی ہے۔ پولیس نے ٹرک ڈرائیوروں سے پوچھ تاچھ کی، جس کے بعد ان سے حاصل ہونے والی معلومات کی بنیاد پر پولیس ٹیم نے فوری طور پر پمپل گاؤں اور بھنگی کے قریب گوداوری ندی کے ریت کے گھاٹوں پر چھاپہ مارا۔ پولیس کو دیکھتے ہی ریت نکالنے والے افراد اسام ندی کے پانی میں کود کر فرار ہوگئے۔ [illegible]

اب سینچری مل کی 13 ہزار کروڑ روپے کی زمین کوڑیوں کے دام بلڈر کے حوالے: ورشا گائیکواڑ

ممبئی: مودی حکومت کے اقتدار میں آنے کے بعد سے ملک کی سرکاری املاک مخصوص صنعت کاروں کو فروخت کرنے کا سلسلہ جاری ہے۔ [illegible]

کر رہے ہیں۔ ورشا گائیکواڑ نے مزید کہا کہ یہ ممبئی کی کھلی جگہوں، عوامی رہائش اور مل مزدوروں کی تاریخ کو مٹانے کی کوشش ہے۔ بی جے پی کے ممبئی میونسپل کارپوریشن کی اقتدار میں آتے ہی ممبئی کی زمینیں، کھلی جگہیں اور سرکاری املاک فروخت کرنے کا سلسلہ شروع ہوگیا ہے۔ یہ ترقی نہیں بلکہ ممبئی کی لوٹ ہے۔ ممبئی کانگریس کے ترجمان اور میڈیا کوآرڈینیٹر سریش چندر راج ہنس نے کہا کہ سینچری مل کی زمین سے متعلق حکومت اور بی ایم سی کے فیصلے پر کانگریس پارٹی کا موقف واضح ہے۔ ممبئی کی قیمتی سرکاری زمین کو نجی ڈیولپر کے حوالے کرنے کے بجائے مل مزدوروں کے حقوق اوران کی بازآبادکاری کو ترجیح دی جانی چاہیے۔

لوئر پریل کی سینچری مل کی زمین بھی 30 سال کے لیے نجی ڈیولپر کو دے دی گئی ہے۔ یہ زمین ممبئی کے شہریوں کی سرکاری ملکیت اور مل مزدوروں کی جدوجہد کی علامت ہے۔ ممبئی کی زمینیں ڈیولپروں کے حوالے کرکے ممبئی کے شہریوں کو شہر سے باہر دھکیلنے کی یہ سازش ہے۔ سینچری مل کو لیز پر دینے کی تجویز فوری طور پر روکی جائے اور مل مزدوروں کی اسی مقام پر بازآبادکاری یقینی بنائی جائے۔ یہ مطالبہ ممبئی کانگریس کی صدر رکن پارلیمنٹ ورشا گائیکواڑ نے کیا ہے۔ اس سلسلے میں میڈیا سے بات کرتے ہوئے ورشا گائیکواڑ نے کہا کہ لوئر پریل میں واقع سینچری مل کی زمین 30 سال کے لیے نجی ڈیولپر کو لیز پر دینے کی بی ایم سی کی تجویز کی کانگریس پارٹی مخالفت کرتی ہے۔ یہ محض میونسپل کارپوریشن کی زمین نہیں ہے بلکہ اس کا تعلق مل مزدوروں اور ممبئی کو تعمیر کرنے والی محنت کش عوام سے ہے۔ یہ زمین ممبئی کو تعمیر کرنے والوں کی وراثت ہے اور اب اسی وراثت کو فروخت کیا جا رہا ہے۔ محنت کش ممبئی کے شہریوں کی شناخت مٹا کر اس جگہ عالی شان بلند و بالا ٹاور تعمیر کیے جائیں گے۔ یہ محنت کش مل مزدوروں کے زخموں پر نمک چھڑکنے کے مترادف ہے اور ممبئی کے شہری اسے برداشت نہیں کریں گے۔ انہوں نے کہا [illegible] ہے اور یہ خسارہ ظاہر کرنے والی کمپنی ہے۔ ایسی کمپنی کو ممبئی کی سب سے قیمتی مل کی زمین 30 سال کی لیز پر دینے کی کوشش کیوں کی جارہی ہے؟ وہاں رہنے والے 650 خاندان اب بھی اس معاملے سے بے خبر ہیں۔ ان کی [illegible] چنائی رقبہ ملے گا؟ کیا انہیں اسی مقام پر گھر ملے گا؟ اگر بلڈر ڈیفالٹ کر جائے تو کیا ہوگا؟ ایسے متعدد سوالات کے جواب ابھی تک نہیں ملے ہیں، لیکن حکومت اور بی ایم سی بلڈر کے فائدے کے لیے ممبئی کی وراثت فروخت [illegible]

وزارت برائے صحت کی ریاست کے اسپتالوں اورہیلتھ سینٹروں پرنظر

اسپتالوں اورہیلتھ سینٹروں کی کارکردگی کے مطابق انہیں ریٹنگ دی جائے گی،کوتاہی برتنے والوں پرکاروائی ہوگی

مہاراشٹر کے اسپتال اور ہیلتھ سینٹروں پر محکمہ صحت کی نظر ہوگی جو یہ دیکھے گی کہ وہاں جاری خدمات معیاری ہیں یا نہیں۔ ساتھ انہیں اسٹار ریٹنگ بھی دی جائے گی۔ اتنا ہی نہیں جن اسپتالوں یا ہیلتھ سینٹر یا آؤٹ سورس کی گئی خدمات میں کسی بھی قسم کی بے ضابطگی، بدعنوانی یا معیار میں کمی پائی گئی تو ان کے خلاف کاروائی کی جائے گی۔ یہ اطلاع وزیر صحت اور خاندانی بہبود پرکاش آبٹکر نے محکمہ صحت کے حکام کو ایک میٹنگ کے دوران دی۔ آؤٹ سورس سروس کا جائزہ: ممبئی میں منعقدہ جائزہ میٹنگ کے دوران اسپتالوں میں میکانیکل لانڈری، لیباریٹری (ایچ ایل ایل) ٹیسٹ، ایکس رے، سی ٹی اسکین، ایم آر آئی، ڈائی لیسس، صفائی اور آلات کی دیکھ بھال جیسی تمام آؤٹ سورسڈ خدمات کا جائزہ لیا گیا۔ باقاعدہ معائنہ: وزیر صحت نے تمام ڈسٹرکٹ سرجن اور ڈسٹرکٹ ہیلتھ آفیسر کو ہدایت دی کہ وہ اپنے اپنے اضلاع میں ان سہولیات کا باقاعدگی سے معائنہ کریں اور معیار کی تفصیلی رپورٹ پیش کریں۔ اسٹار ریٹنگ سسٹم کے تحت اسپتالوں کا جائزہ، ماہر ڈاکٹروں کی دستیابی، ادویات کی فراہمی، صفائی ستھرائی، او پی ڈی وآئی پی ڈی سروسز، سرجریز کی تعداد اور مریضوں کے فیڈ بیک کی بنیاد پر ریٹنگ دی جائے گی۔ مہیلا بچت گٹ: تمام سرکاری اسپتالوں میں خواتین کے گروپ (مہیلا بچت گٹ) کے ذریعے غذائیت سے بھرپور اور صحتمند کھانا فراہم کرنے کیلئے مقامی ایم ایل اے کی قیادت میں ہیلتھ کمیٹی کی میٹنگ منعقد کرنے اور رپورٹ تیار کرنے کے احکامات دیئے گئے ہیں۔ صحت کے ۳/ اہم منصوبے: وزیر اعلیٰ دیویندر فڑنویس کی جانب سے شروع کئے گئے ۳/ اہم اقدامات: انٹیگریٹیڈ ہیلتھ ڈیش بورڈ، انٹیگریٹیڈ ہیلتھ فیسالٹی سینٹر، اور اسٹار ریٹنگ سسٹم کو موثر طریقے سے نافذ کرنے پر زور دیا گیا۔ جن آروگیہ کمیٹی: نومبر میں منعقد ہونے والے ریاستی سطح کے اجلاس سے قبل تمام اضلاع میں جن آروگیہ کمیٹیوں کو فعال کرنے کی ہدایت دی گئی ہے۔

اعلان عام

تمام عوام کو اس اعلان عام کے ذریعے مطلع کیا جاتا ہے کہ میرے موکلین ابو سعید ولد مسعود چاؤس، [illegible] ساکنان عرب گلی، دربار مسجد کے قریب، ناندیڑ، کی زمین سروے نمبر 17/3، واقع موضع برہمن پوری، تعلقہ وضلع ناندیڑ، رقبہ 3 ایکڑ 31 گنٹھے، میں قانونی حصہ داری ہے۔ یہ کہ مذکورہ جائیداد کے سلسلے میں ناندیڑ کی ضلعی عدالت میں غوثیہ بیگم زوجہ شیخ عبدالرحمن اور فاطمہ بیگم زوجہ مرزا عبدالرحمن بیگ کے درمیان تنازع زیر سماعت ہے۔ مذکورہ آر۔سی۔اے نمبر 193/2015 دیوانی اپیل میں میرے موکلین نے انہیں فریق بنائے جانے کے لیے درخواست داخل کی تھی۔ مذکورہ درخواست پر صادر حکم کے خلاف میرے موکلین معزز ہائی کورٹ، ممبئی بینچ، چھترپتی سمبھاجی نگر میں چیلنج کرنے والے ہیں۔ یہ کہ میرے موکلین کو معلوم ہوا ہے کہ مذکورہ غوثیہ بیگم زوجہ شیخ عبدالرحمن اور فاطمہ بیگم زوجہ مرزا عبدالرحمن بیگ، ہم شریک حصص داروں کو ہمارا حصہ نہ ملنے دینے اور ہمارے قانونی حقوق کو نظر انداز کرنے کی غرض سے مذکورہ زمین کو غیر قانونی طور پر کسی تیسرے شخص کے حق میں منتقل کرنے کی کوشش کر رہی ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ مذکورہ زمین میرے موکل فیصل ولد مسعود چاؤس کے قبضے اور استعمال میں ہے۔ اس کے باوجود مذکورہ افراد زمین پر آ کر تیسرے فریق کے افراد کو زمین منتقل کرنے کے مقصد سے زمین دکھا رہے ہیں اور تنازع پیدا کر رہے ہیں۔ لہٰذا تمام عوام کو مطلع کیا جاتا ہے کہ مذکورہ افراد کے ساتھ مذکورہ زمین کے سلسلے میں کسی بھی قسم کا لین دین یا معاملہ نہ کریں۔ اگر کوئی شخص ایسا معاملہ کرتا ہے تو مذکورہ زمین میں اس کا کوئی حق قائم نہیں ہوگا۔ اس کے علاوہ ان کی جانب سے کیا جانے والا کوئی بھی غیر قانونی لین دین میرے موکلین پر لازم یا قابل قبول نہیں ہوگا، اس بات کا خاص خیال رکھا جائے۔ مذکورہ اطلاع عوام کے علم میں لانے کے لیے یہ اعلان عام شائع کیا جا رہا ہے۔

فریق: ابو سعید ولد مسعود چاؤس۔
ساکن عرب گلی، دربار مسجد کے قریب
ناندیڑ۔ موبائل نمبر: 9028910690
المشتہر: ایڈووکیٹ شری پاد دلیپ مناٹکر
ناندیڑ۔ موبائل نمبر: 9422416627

ناندیڑ ضلع میں جرائم کے مختلف واقعات، قتل کی کوشش، جبری وصولی، چوری اور حادثے کے مقدمات درج

ناندیڑ: ۵/ستمبر (ورق تازہ نیوز): ضلع میں 4 ستمبر 2026 کو قتل کی کوشش، جبری وصولی، چوری، سڑک حادثے، جوئے اور غیر قانونی شراب فروخت کرنے کے سلسلے میں مختلف مقدمات درج کیے گئے ہیں۔

1) قتل کی کوشش: بھاگیہ نگر: 4 ستمبر 2026 کو دوپہر تقریباً 1:30 بجے ناندیڑ کے پچن نگر علاقے میں مایور عرف مونو لون اور ایک نابالغ لڑکے، دونوں ساکن جھیندا چوک، ناندیڑ نے پرانے تنازع کی بنیاد پر ملی بھگت کرتے ہوئے شکایت کنندہ مہانندا بالاجی سانسے کے 20 سالہ بیٹے نتنے پرتیک بالاجی سانسے پر چاقو سے حملہ کیا اور اسے شدید زخمی کر دیا۔ شکایت کنندہ مہانندا بالاجی سانسے، عمر 37 سال، ساکن پچن نگر، ناندیڑ کی شکایت پر بھاگیہ نگر پولیس اسٹیشن میں بی این ایس 2023 کی متعلقہ دفعات اور آرمس ایکٹ کی دفعہ 4/25 کے تحت مقدمہ درج کیا گیا ہے۔ معاملے کی تحقیقات پولیس اہلکار کا سیبو اڑکر رہے ہیں۔ جرم میں ملوث ملزمان پولیس کی حراست میں ہیں اور مزید تفتیش جاری ہے۔

2) جبری وصولی: بھاگیہ نگر: 3 ستمبر 2026 کو رات تقریباً 3:40 بجے ویدانت نگر، مالیگاؤں روڈ، ناندیڑ میں پانچ ملزمان دلیپ سنگھ ہری سنگھ پوار، سنیل واگھمارے، لکشمن پوار، انکیت سوریہ ونشی اور بالاجی بھارتی نے مبینہ طور پر ایک گروپ کی شکل میں شکایت کنندہ کے گھر جا کر اسے چاقو دکھا کر دھمکایا۔ ملزمان نے پہلے سے متعلق ایک جرم میں جھوٹی گواہی دینے کے عوض 5 لاکھ روپے کا مطالبہ کیا اور رقم نہ دینے کی صورت میں شکایت کنندہ کے بیٹے وشواس کو جان سے مارنے کی دھمکی دی۔ اس معاملے میں شکایت کنندہ وینیتا پی میشور شندے، عمر 38 سال، ساکن ویدانت نگر، ناندیڑ کی شکایت پر بھاگیہ نگر پولیس اسٹیشن میں بی این ایس 2023 کی متعلقہ دفعات اور آرمس ایکٹ کی دفعہ 4/25 کے تحت مقدمہ درج کیا گیا ہے۔ معاملے کی تفتیش جاری ہے۔ وزیرآباد: 4 ستمبر 2026 کو دوپہر تقریباً ایک بجے ناندیڑ میں بسنت کور گلیوالے، رندیپ سنگھ سردار عرف دیپو، سجنا گائیکواڑ اور راج سرونامی ملزمان نے مبینہ طور پر ملی بھگت کر کے شکایت کنندہ کو 60 ہزار روپے میں سے 38 ہزار روپے اس شرط پر دیے کہ وہ یہ رقم 10 ہفتوں میں واپس کرے گا۔ شکایت کنندہ نے بعد میں 59 ہزار روپے واپس کر دیے۔ تاہم ملزمان نے مبینہ طور پر شکایت کنندہ سے ایک فارم پر انگوٹھا لگوایا، اس کی والدہ اور دادی کو گالیاں دیں اور جان سے مارنے کی دھمکی دیتے ہوئے مزید 80 ہزار روپے کا مطالبہ کیا۔ شکایت کنندہ کرشنا گیان چودھری، عمر 23 سال، ساکن جونا گنج، ناندیڑ کی شکایت پر وزیرآباد پولیس اسٹیشن میں بی این ایس 2023 کی متعلقہ دفعات کے تحت مقدمہ درج کیا گیا ہے۔ معاملے کی تفتیش جاری ہے۔

3) چوری: بادگاؤں: 4 ستمبر 2026 کو تقریباً شام 4 بجے شکایت کنندہ بادگاؤں میں گیتا بجلی دکان کے قریب بازار میں خریداری کر رہی تھیں۔ اسی دوران ایک نامعلوم شخص نے ان کا پرس چوری کر لیا، جس میں 22 ہزار روپے نقد رقم تھی۔ شکایت کنندہ دیکشا بالاجی راؤت، عمر 32 سال، ساکن ہنجن چولی، بادگاؤں کی شکایت پر بادگاؤں پولیس اسٹیشن میں بی این ایس 2023 کی دفعہ 303(2) کے تحت مقدمہ درج کیا گیا ہے۔ پولیس معاملے کی تفتیش کر رہی ہے۔

4) سڑک حادثہ: کنتور: یکم ستمبر 2026 کو رات تقریباً 9 بجے کنتور روڈ، تعلقہ نایگاؤں میں ایک سڑک حادثہ پیش آیا۔ شکایت کنندہ دلیپ کمار وینا تک ناگرے، عمر 44 سال، ساکن منگاجی واڑی، تعلقہ دیگلور، اپنی بیٹی اور اہلیہ اجولا دلیپ کمار ناگرے، عمر 41 سال، کے ساتھ کار نمبر MH-48-AC-9263 سے دیگلور کی جانب جا رہے تھے۔ اسی دوران MH-12-RN-9323 نمبر کی کار کے نامعلوم ڈرائیور نے مبینہ طور پر لاپرواہی اور تیز رفتاری سے گاڑی چلاتے ہوئے شکایت کنندہ کی کار کو ٹکر ماردی۔ حادثے میں اجولا دلیپ کمار ناگرے کی موت ہوگئی، جبکہ شکایت کنندہ اور ان کی بیٹی زخمی ہوگئے۔ اس معاملے میں کنتور پولیس اسٹیشن میں بی این ایس 2023 کی دفعات 106(1)، 281 اور 125 (اے) کے تحت مقدمہ درج کیا گیا ہے اور پولیس مزید تحقیقات کر رہی ہے۔

5) جوا کھیلنے والوں کے خلاف کارروائی: دھرم آباد: 4 ستمبر 2026 کو شام تقریباً 4:40 بجے دھرم آباد کے موضع آتھالا میں ایک کھلی جگہ پر چھ افراد کو بغیر لائسنس 'تیررٹ' نامی جوا کھیلتے ہوئے پکڑا گیا۔ پولیس نے شیام راؤ وٹھل راؤ سونکا مبلے، عمر 59 سال، گنگادھر پیراجی موپڑے، گنگادھر شنکر کدم، عمر 50 سال، کیشو چمپاتی کدم، بابوراؤ کاول گڈا اور ہنومنت شنکر دگرے، عمر 28 سال، کو حراست میں لیا۔ ان کے قبضے سے 11 ہزار 900 روپے نقد رقم، جوئے کا سامان اور دیگر اشیاء برآمد کی گئیں۔ پولیس کی شکایت پر دھرم آباد پولیس اسٹیشن میں جوئے کی روک تھام سے متعلق قانون کی دفعہ 12 (اے) کے تحت مقدمہ درج کیا گیا ہے۔ معاملے کی تفتیش سب انسپکٹر ملشیٹی کر رہے ہیں۔

6) غیر قانونی دیسی شراب برآمد: قندھار: 4 ستمبر 2026 کو دوپہر تقریباً 3:30 بجے قندھار کے موضع باچوٹی میں پولیس نے گووند سنبھاجی واگھمارے، عمر 21 سال، اور کیلاش راؤ صاحب ڈھوڈگے، عمر 42 سال، دونوں ساکن باچوٹی، قندھار کو بغیر لائسنس غیر قانونی دیسی شراب رکھنے کے الزام میں پکڑا۔ پولیس نے ان کے قبضے سے تقریباً 2 ہزار 800 روپے مالیت کی غیر قانونی دیسی شراب برآمد کی۔ پولیس اہلکار کی شکایت پر قندھار پولیس اسٹیشن میں مہاراشٹر پروہیبیشن ایکٹ کی متعلقہ دفعات کے تحت مقدمہ درج کیا گیا ہے۔ معاملے کی مزید تفتیش پولیس کر رہی ہے۔

منوج جرنگے کا حکومت کو ۱۱/ستمبر تک کا الٹی میٹم

ممبئی: ۵/ستمبر (ایجنسی): مراٹھا سماجی کارکن منوج جرنگے نے اب حکومت کو حتمی طور پر الٹی میٹم دیا ہے کہ وہ ۱۱/ستمبر تک ان کے تمام مطالبات تسلیم کرلے ورنہ ۱۲/ستمبر کو وہ ممبئی کوچ کریں گے اور وہاں میٹنگ کے بعد آگے کا لائحہ عمل طے کریں گے۔ یاد رہے کہ جمعرات کی دیر رات ریاستی وزیر رادھا کرشن وکھے پاٹل کی قیادت میں ایک وفد حکومت کی جانب سے جرنگے کو منانے انتراولی سراتی پہنچا تھا۔ دیر رات تک وہ جرنگے کو مختلف حیلوں سے منانے کی کوشش کرتا رہا لیکن بات نہیں بنی اور وفد کو مایوس لوٹنا پڑا۔ منوج جرنگے گزشتہ ۲۹/اگست سے جالنہ میں واقع اپنے گاؤں انتراولی سراتی میں بھوک ہڑتال پر بیٹھے ہیں۔ ان کا مطالبہ ہے کہ شندے کمیٹی کو تحقیقات کے دوران جن ۵۸/لاکھ مراٹھا افراد کے نام حیدرآباد گزٹ میں ملے ہیں انہیں کنبی سرٹیفکیٹ جاری کیا جائے لیکن حکومت نے اب تک اس پر کوئی ٹھوس اقدام شروع نہیں کیا ہے۔ البتہ جمعرات کی رات رادھا کرشن وکھے پاٹل، اودے سامنت اور پرساد لاڈ انتراولی سراتی پہنچے۔ انہوں نے منوج جرنگے کو بھوک ہڑتال ختم کرنے کی گزارش کی۔ ساتھ ہی یہ سمجھانے کی کوشش کی کہ حکومت مراٹھوں کیلئے بہت سے اقدامات کر رہی ہے۔ ان وزراء نے جرنگے سے کہا کہ ان کی بہت سی مانگیں پوری کی جاچکی ہیں۔ اس پر بات ہوتی رہے گی لیکن ان کی طبیعت اور صحت اہم ہیں۔ انہیں فوراً اپنی بھوک ہڑتال ختم کرنی چاہئے اور اسپتال میں بھرتی ہو کر اپنا علاج کروانا چاہئے۔ منوج جرنگے نے ان لیڈران کی بات سننے کے بجائے انہی کے سامنے شرائط رکھ دیں۔ جرنگے نے کہا آپ ۱۱/ستمبر تک میری تمام مانگیں پوری کردیجئے میں اپنا احتجاج ختم کردوں گا، بھوک ہڑتال واپس لے لوں گا۔ میں خود ممبئی جا کر جشن مناؤں گا اور اگر نہیں تو ممبئی جا کر آئندہ کا لائحہ عمل طے کروں گا۔ منوج جرنگے نے کہا میری صحت لگاتار گر رہی ہے۔ میں اور زیادہ بھوک ہڑتال نہیں کر سکتا۔ لگاتار بھوک ہڑتال کرنے سے ہو سکتا ہے کہ میں مرجاؤں۔ اس لئے جو کچھ ہونا ہے ابھی ہو جائے۔ جرنگے نے کہا "میں وزیروں کی بات کا لحاظ کرتے ہوئے سلائن لگوا رہا ہوں، چاہئے تو ایک اور سلائن لگوا لوں گا لیکن بھوک ہڑتال ختم نہیں کروں گا۔" ساتھ ہی انہوں نے یہ الٹی میٹم بھی دیا کہ اگر ۲/ یا ۳/ روز میں ان کے مطالبات کے مطابق کنبی سرٹیفکیٹ کی تقسیم کا کام شروع نہیں ہوا تو سلائن بھی نکال دیں گے اور پانی پینا بھی چھوڑ دیں گے۔ یاد رہے کہ منوج جرنگے اس سے قبل سلائن لگوانے اور پانی پینے کیلئے تیار نہیں تھے۔

پرنٹر پبلیشر، پروپرائٹر محمد تقی نے علینہ پرنٹرس اسماعیل مارکیٹ چوک بازار ناندیڑ 431604 سے طبع کر کے 229-6-4 بڑی درگاہ گاڑی پورہ ناندیڑ 431604 سے شائع کیا۔ **ایڈیٹر: محمد نقی** *(پریس اینڈ رجسٹریشن آف بکس ایکٹ 1867 کے مطابق اخبار میں شائع خبروں اور دیگر مشمولات کے لئے ذمہ دار)
Printed,published and owned by Mohammad Taqui .Printed at Aleena Printers,Ismail Market,Chowk Bazaar, Nanded-431604 and published at 4-6-229,Badi Dargah,Gadipura, Nanded-431604. Editor:Mohammad Naqui
POSTAL RGN.NO.NND/303/2024-2026 Mobile 8055362952-9325610858 Office:Near Masjid-e- Osman Gani Mohammadia colony, Mal Tekdi Road,NANDED - کسی بھی قابل اعتراض تحریر کیلئے قانونی چارہ جوئی صرف ناندیڑ کی عدالت میں ہوگی